www.novelsclubb.com
آہنگِ خوابیدہ
از عریضہ بتول
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

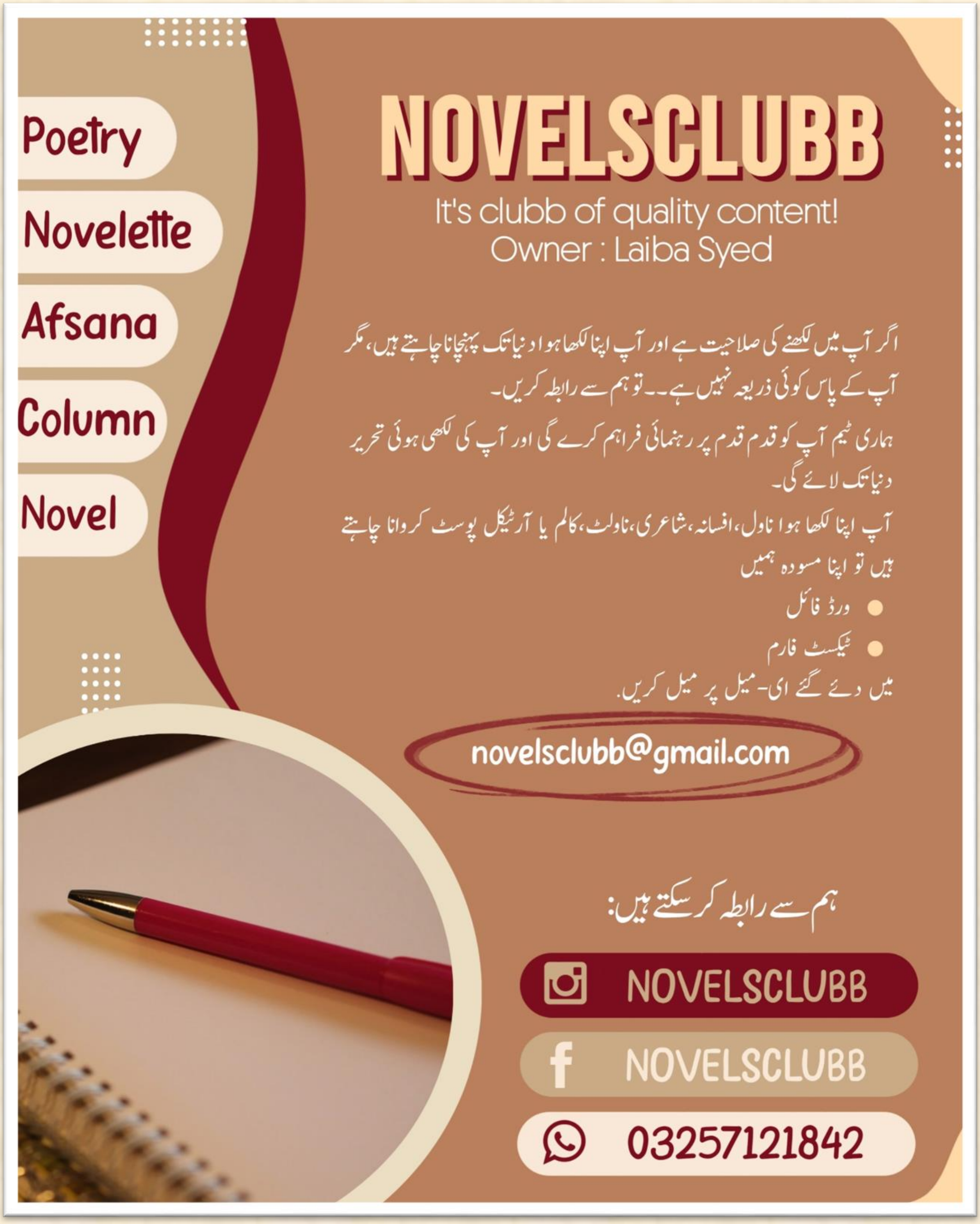
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

آھنگِ خوابیدہ
ازقلم
عریضہ بتول

ناول "آہنگِ خوابیدہ" کے تمام جملہ حق لکھاری "عریضہ بتول" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کاپی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

آہنگِ خوابیدہ

عریضہ بتول

قسط نمبر:10

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تاریکی میں چھپے کچھ راز

کچھ پوشیدہ راستے

ٹھیک منزل تک پہنچاتے۔۔

کہیں گمگشتہ لوگ

کہیں بکھری ہوئی شخصیتیں۔۔۔

کہیں کھوئے ہوئے خواب اور بجھتی خواہشیں۔۔

منکشف ہوتے راز—

دھڑکنوں کو ساکت کرتے

احساسات کو منجمد کرتے

وجود کو دفن کر دینے والے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ناپائیدار اصول—

بے بنیاد رسم ورواج۔۔

خود اذیتی، ندامت، جرم کی جکڑن

اچھائی کے لبادے میں پوشیدہ۔۔

شیطانیت کا بسیرا۔۔۔

خونی رشتے، تصنعی مسکراہٹیں۔۔

دراصل حقارت، نفرت، غرض، مفاد۔۔

اقتدار، سلطنت، طاقت، بادشاہت

موت موت موت موت

انسانیت کی

کمزوروں کی

شکستہ دلوں کی

ضعیف کندھوں کی

ضعیف آنکھوں کی

جوان بیٹوں کی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بیٹیوں کی عزت کی

غیرت کی

نام نہاد تحفظ کی

نام نہاد قانون کی

حق کی، انصاف کی

گھٹتی چیخیں

سسکتی سانسیں

دم توڑتی امیدیں۔۔

سب کچھ

اونچے منصب والوں کے

بے حس ہاتھوں میں قید۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہیلو!!! کیا ہوا ہے شانزل کچھ بول کیوں نہیں رہے؟؟" مقابل کی طویل ہوتی خاموشی دیکھ اب وہ صحیح معنوں میں زچ ہوتا جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا۔

"دایان! عکس کا ٹریکر کہاں ہے؟" شانزل نے عام سے انداز میں پوچھا۔ جیسے بس سرسری سا پوچھنا چاہ رہا ہو۔ شاید وہ حالات کے پیشِ نظر یہ بات بھول رہا تھا کہ وہ کس سے بات کر رہا ہے۔ وہ بھول رہا تھا کہ وہ ایک ماہر زیرک نظر شخص سے بات کر رہا تھا جس کے دماغ اور رفتار دونوں تک کسی کی رسائی ناممکن تھی۔ اُس شخص کی نظر انسان کو اُس کے اپنے ہی اندر سے بے نقاب کر دیتی تھی، پل میں انسان کے لہجے سے اس کے اندر تک کو جان لینے والا کیسے اس کی آواز میں موجود پریشانی کو نہ سمجھتا۔ اس کو ٹریپ کرنا سوائے اپنا مزاق بنانے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔

Clubb of Quality Content

"کیوں؟؟"

"بس ایسے ہی پوچھ رہا ہوں، جواب دو یار کہاں ہے اس کا ٹریکر؟؟ تمہارے پاس ہی ہے تو بنا بات کو طول دیے جلدی سے بتاؤ؟؟ ٹریکر اس کے پاس ہی ہے؟ accessاس کا لوکیشن ٹریس ہو رہی ہے؟؟" غزوان نے گاڑی اور موبائل بھی ٹریس کرنے کے لیے کہہ دیا تھا اور غازی ٹریس کرنے کی کوشش میں پاگل ہو رہا تھا کہ کسی نے یہ کام انتہائی ہوشیاری سے کیا تھا۔ دونوں ہی چیزیں ٹریس نہیں ہو پا رہی تھیں۔

شانزل کو یاد تھا کہ دایان نے عکس کی انگوٹھی میں ایک خفیہ ٹریکر لگایا ہوا ہے۔ جس کا ایکسس اسی کے پاس تھا۔

"ہاں ان کی انگوٹ۔۔ ایک منٹ! کیا ہوا ہے شانزل؟؟ پہیلیاں نہیں بجھاؤ؟؟ کیا کی ایک منٹ، ع عکس عکس ٹھیک ہیں؟؟ عکس کہاں ہیں شانزل؟؟ ویٹ لٹ میں

چیک۔۔"مقابل کا کوئی جواب نہ پا کر اس کی چھٹی حس نے اسے کچھ ٹھیک نہ ہونے کا اشارہ دیا۔لمحے کی بھی دیری کیے بنا اس نے موبائل پر ایک ایپ اوپن کی تھی۔

ٹریس کیوں نہیں ہو پا رہا ہے یہ۔۔ٹریکر ایسے اوف نہیں ہو سکتا،شانزل میں آخری بار پوچھ رہا ہوں کیا ہوا ہے ڈیم اٹ؟؟"اب اس کی برداشت ختم ہوئی تھی۔

شانزل نے پیشانی مسلتے اپنی ساری ہمت جمع کرتے کہنا شروع کیا،اس کے الفاظ تھے یا پگلا ہوا سیسہ جو مقابل کھڑے بے رحم فائٹر کے قدم ڈگمگانے پر مجبور کر گئے تھے۔پہلی بار پہلی بار سید دایان حیدر شاہ کو پتہ چلا تھا کہ خوف کیا ہوتا ہے۔پہلی بار اس سفاک فائٹر کو ڈر محسوس ہوا تھا۔

عکس دوپہر سے گھر نہیں آئی ہے، نمبر بھی اوف آرہا ہے۔ نہ گاڑی ٹریس ہوئی ہے اب" تک اور نہ ہی موبائل فون۔۔ لیکن تو فکر نہیں کر وہ ٹھیک ہوگی ہم ہم ہم ڈھونڈ لے گے ، دیکھ یہ وقت ہوش سے کام لینے کا ہے، غصّہ نہیں دایان پلیز!!"شانزل کے لفظ تھے یا کوئی صورِ اسرافیل کے جو اس کے قدموں سے ساری جان نچوڑتے اس کی ٹانگیں شل کر چکے تھے۔ کمرے میں ایک لمحے کو سب کچھ ساکت ہوا۔

اُس کی سانسیں بے ربط ہوئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ وہ دوپہر سے گھر نہیں آئیں اور تم مجھے کہہ رہے ہو آرام سے ہوش سے کام لوں؟؟ ڈیم" اٹ!! راکھ بنا دوں گا ایک ایک چیز۔۔ شہرام کہاں مر گیا تھا؟؟ کہاں ہے وہ؟؟ سائے کی طرح ساتھ رہنے کے لیے کہا تھا نا اسے؟؟" لمحے میں اپنے آپ پر قابو پاتے اس نے اپنے دماغ کو فراوانی دی تھی۔ اس کی آنکھوں میں خون کی باریک لکیریں ابھری تھیں، اور جب بولا تھا تو کسی بھپرے ہوئے شیر کی مانند دھیمے مگر غراتے ہوئے بولتا وہ شانزل کا حلق تک

خشک کر چکا تھا۔ لمحے میں اس کا اپنے آپ پر قابو پانا دنیا کے لیے قیامت سے کم نہیں تھا۔ کوئلے کی طرح دہکتی ہوئی اس کی سرخ آنکھیں آج کسی کو بھی بخشنے پر راضی نہیں لگ رہی تھیں۔ ایک سیکنڈ لگا تھا اسے آگے کا لائحہ عمل تیار کرنے میں اور کچھ سوچتے وہ اپنی گاڑی میں بیٹھتا اب گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔ فراٹے بھرتی گاڑی ہواؤں سے باتیں کرتی موبائل پر موجود شانزل کی دھڑکنیں تیز کرا گئی تھی۔

کالم ڈاؤن! دایان کالم ڈاؤن! کچھ غلط نہیں کر دینا، غازی اسے ٹریس کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور شہر ام اسپتال میں ہے کافی سیریس کنڈیشن ہے، وہ ابھی ہوش میں بھی نہیں ہے۔ کافی گولیاں لگی ہیں اسے جس سے صاف صاف یہ ہی پتہ چل رہا ہے کہ عکس کو مکمل پلیننگ کے تحت اغوا کیا گیا ہے اور اس نے روکنے کی پوری کوشش کی تھی جو اس کا یہ حال ہوا ہے۔ اور اپنا موبائل چیک کرو اس نے آخر تک ہمیں اطلاع دینے کی کوشش

کی ہے، میرے پاس بھی کالز آئی ہوئی ہیں اس کی، مگر ہم۔۔۔ آہ!!!" اسے تفصیل بتاتے اپنے ہاتھ کی مٹھی بناتے دانت بھینچے۔

لیکن ایسا کون کر سکتا ہے یہ جاننا بہت مشکل ہے، وہ جس پیشے سے تعلق رکھتی ہے اس کے ہزاروں دشمن ہیں۔" اسے تفصیل بتاتے ساتھ ہی سی ٹی وی فوٹیج کو زوم کرتا ایک ایک کونا چیک کر رہا تھا کہ کہیں سے کچھ مل جائے۔

ناولز کلب
Clubb for Quality Content

چھوڑو گا نہیں جس کسی کی بھی یہ حرکت ہے اور دعا کرو کہ وہ ٹھیک ہوں ورنہ ایسی تباہی آئے گی کہ اسے سمیٹنے کے لیے بھی کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ جس کسی نے یہ کرنے کی ہمت کی ہے آج اسے مجھ سے کوئی قوت نہیں بچا سکتی، اپنی موت کو دعوت دی ہے۔۔۔" بھوکے شیر کی سی پھنکار تھی اس کی آواز میں۔

جب آپی اتنی دیر سے گھر نہیں آئیں تھیں اور کوئی کال بھی نہیں آئی تھی تو آپ لوگوں کو بتانا تو چاہیے تھا نا؟؟ کہاں ڈھونڈیں اب؟؟"زوہان اور ارحم جو ابھی گھر میں داخل ہوئے تھے اس بات سے انجان کہ شانزل اور غزوان گھر آ چکے ہیں، تھکے ہارے انداز میں گھر میں داخل ہوتے بولے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تم لوگ کہاں گئے تھے؟؟"شانزل نے ان کی طرف بڑھتے پوچھا۔"

بھائی ہم دونوں آپی کو دیکھنے گئے تھے، نہ وہ آفس میں ہیں اور نہ ہی وہ آج کورٹ گئی ہیں۔۔"ارحم نے پیشانی سے بال پیچھے کرتے پریشانی سے کہا۔

اور بھائی ہم نے زیب سے بھی پوچھا ہے، اس کا کہنا ہے کہ آج آپی نے اسے بھی اوف دیا تھا اور کہا تھا کہ آج وہ بھی آفس نہیں جائیں گی کیونکہ انہیں کوئی اور کام ہے۔"زوہان بتاتا اپنا سر پکڑ تا صوفے پر بیٹھا۔

"کہاں ڈھونڈیں ؟؟ کہاں ہونگی، کس حال میں ہونگی، آہ!!! یا اللہ!!!"بالوں کو سختی سے مٹھی میں بھینچا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جس کا مطلب ہے کہ عکس کو آج کورٹ اور آفس نہیں جانا تھا تو پھر وہ کہاں جانے کے لیے نکلی تھی؟؟ عینا اور نین سے کسی ضروری کام کا کہا تھا۔ ایسا کیا کام ہو سکتا ہے؟؟"شانزل نے ان کی باتوں سے کڑی سے کڑی جوڑتے کچھ کھوجنا چاہا۔

ایک منٹ ان محترمہ کی میں نے جہاں تک بات سنی تھی،اس سے تو یہ ہی لگ رہا تھا کہ وہ" لوگ ملنے والے تھے یعنی۔۔" کہتے اس نے کھوجتی نگاہوں سے عناب کو دیکھا۔

آگے کچھ بولیں گی یا۔۔"عناب کو دیکھتے،جملہ ادھورا چھوڑا۔"

مجھ سے نہیں ملنا تھا ہاں مہراب سے ملنا تھا اسے،کوئی کام تھا ان لوگوں کا۔"آنکھیں" گھماتے اس کے انداز پر آتے اپنے غصّے کو قابو کرتے بولی۔

Clubb of Quality Content!

کیا کام تھا پوچھ سکتے ہیں؟؟"اب غزوان نے اپنی گردن مہراب کی سمت موڑی۔"

میرے آفس کا کچھ ڈاکیومنٹ ورک تھا بس اسی سلسلے میں ہم دونوں ملنے والے تھے۔"لمحہ" لگا تھا اسے اپنا جواب تیار کرنے میں کہ سچ وہ بتا نہیں سکتی تھی اور ضرورت بھی نہیں تھی۔

"!ہمم!! صحیح"

خونی رشتوں کے دیے زخم ہمیشہ گہرے ہوتے ہیں۔ جو مندمل ہوتے ہوتے، دیمک کی طرح پورا انسان کھا جاتے ہیں۔

ابھی کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ حمدان صاحب نیچے اتر کر آئے۔

کہاں ہے عناب؟؟" تنتناتے ہوئے درایہ کے کمرے کا دروازہ جھٹکے سے کھولتے تیز لہجے" میں پوچھا۔ وہ جو اس اچانک افتاد کے لیے تیار نہیں تھی ڈر کر ان کی طرف دیکھنے لگی، جن کے

Clubb of Quality Content!

پیچھے حفصہ بیگم اور آیت بھی تن فن کرتے اندر آتے نظر آئے تھے۔ہاتھ میں موجود کتاب کب کی نیچے گر چکی تھی۔

چاچو آپی عکس آپی کے گھر گئی ہیں اور چاچی کو بتا کر گئیں ہیں۔۔سب عکس آپی گھر نہی۔۔۔"گھڑی پر نگاہ ڈالی جو اس وقت رات کے گیارہ بجا رہی تھی۔

ہاں تو احسان کر دیا بتا کر راتوں کو یوں سڑکوں پر تماشہ لگاتی پھر رہی ہے۔۔کام کام کے" بہانے یہ سب کر رہی ہے۔۔سب سمجھتا ہوں میں،راتوں کو یوں گھر سے باہر رہنا اچھے گھر کی لڑکیوں کا شیوہ نہیں ہوتا، صبح کی گئی اب تک گھر نہیں آئی ہے، آج آلینے دو کس کے ساتھ گئی ہے؟؟"تحقیر آمیز لہجے میں دھاڑتے وہ اسے چپ کرا گئے۔انداز اس قدر جہالت لیے تھا کہ داریہ کی آنکھیں پل میں آنسوؤں سے لبریز ہوئیں۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا بولے اور کیا نہیں۔

چاچو آپی تو کبھی ایسے نہیں گئیں،وہ ہمیشہ سیدھا گھر آتی ہیں بے آج وہ۔۔"داریہ نے اپنی" تمام تر ہمت جمع کر کے انہیں سمجھانا چاہا۔

چپ کر جاؤ! اگر ابھی اس کو لگام نہیں ڈالی تو وہ دن دور نہیں کہ جب میری اور میرے بھائی کی عزت گلی کوچوں میں پامال ہو رہی ہو گی۔۔ بس بہت ہوا یہ تماشہ آج آلینے دو پوچھتا ہوں اسے۔۔اگر اس گھر میں رہنا ہے تو یہ سب چھوڑنا ہو گا۔۔ عزت سے اس گھر میں رہنا ہے تو رہے ورنہ۔۔۔" انتہا کا سرد رویہ اختیار کرتے ناگواری سے کہتے حفصہ بیگم کے اشارے پر اپنا جملہ ادھورا چھوڑ گئے۔

یہ کراچی کا ایک اچھا علاقہ تھا جہاں بہت زیادہ امیر کبیر لوگ تو نہیں مگر آپس میں میل جول رکھنے والے اور کچھ ایک دوسرے کی ٹوہ میں لگے رہنے والے لوگ ضرور رہتے تھے۔

ایک باؤنڈری کے اندر دو گلیوں پر مشتمل یہ ایک صاف اور خوبصورت سوسائٹی تھی۔ کچھ چھوٹے گھر تھے تو کچھ بڑے، دو تین منزلہ گھر تھے۔ ہر گھر کے آگے چھوٹے چھوٹے سے باغیچے بنے تھے۔

کل صبح تک سارا سامان وینیو تک پہنچ جانا چاہیے، ابھی دو دن پہلے بھی آپ کو لوگوں کی سروس بہت لیٹ تھی اینڈ یو نو ڈیٹ کہ میم کو کام میں یہ غیر زمہ دارانہ رویہ بلکل پسند نہیں ہے، سو پلیز وقت کا خیال رکھیے گا۔۔"دیبا نے کہہ کر فون بند کیا اور ایک نظر سامنے گھڑی پر ڈالی۔ نیند تو چار سال پہلے ہی اس کی آنکھوں سے غارت ہو چکی تھی اور جس نے کی تھی اسے ابدی نیند سلانا اس کی زندگی کا واحد مقصد تھا۔ جسے حاصل کرنے کے لیے وہ کسی کی جان لے بھی سکتی تھی اور اپنی جان دے بھی سکتی تھی۔

"مانی! آپ کو مجھے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا۔۔ آئی مس یو! آئی مس یو آلوٹ!! مانی۔۔" پتھر ہوئی سخت آنکھوں سے آنسوؤں کے چند قطرے ٹوٹتے گالوں پر جذب ہوئے۔

تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا سلطان کوئی نہیں۔۔ تمہارے ساتھ بھی وہ ہی ہو گا جو میرے ساتھ کیا ہے تم نے۔۔ تمہاری زندگی تمہارے لیے عذاب نہ بنا دی تو میں بھی دیبا فیاض نہیں!!۔۔"لیپ ٹاپ پر کچھ فائلز تھیں کچھ میلز جو کھلتے چلے جا رہے تھے، ایسی فائلز اور

میلز جنہیں ہیک کرنا مشکل ترین امر تھا، لیکن انہیں ہیک کرنے میں دیبا فیاض کامیاب ٹھہری تھی اور کیوں نہ ٹھہرتی کہ وہ ایک فطین اور چالاک ہیکر تھی، معصوم چہرے کے پیچھے کس قدر شاطر دماغ چھپا تھا اس کا اندازہ لگانا ناممکن تھا۔

سلطان تمہاری تباہی تمہارے بہت قریب پہنچ چکی ہے۔۔"آج، I did it!!!!یس یس"

وہ پورے دل سے مسکرائی تھی بہت وقت بعد یہ شاید چار سال بعد پورے چار سال بعد وہ دل سے مسکرائی تھی بنا کسی دکھاوے یا مجبوری کے۔ مسکراتے مسکراتے پھر اس کی آنکھوں میں کچھ نمی آئی تھی جسے وہ ہتھیلی کی پشت سے صاف کرنے لگی۔ خود بھی حیران تھی وہ آج اپنی ان پتھر ہوئی آنکھوں کی اس لمحہ بہ لمحہ ہوتی برسات پر۔ وہ آخری بار چار سال پہلے روئی تھی اور اتنا روئی تھی کہ اس کو دیکھنے والا ہر شخص اس کے ساتھ رویا تھا۔

دیبا فیاض، دنیا کے لیے بہت معصوم، بے ضرر سی لڑکی لیکن کچھ لوگوں کی بدولت وہ خطرناک جانور بن چکی تھی جس کی بھوک صرف ان کی تباہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیپ ٹاپ پر اپنا کام ختم کر کے اس نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور جلتا لیمپ بند کیا جو کمرے میں بکھری روشنی کا واحد ذریعہ تھا۔

"اوہ!! میم کو تو بتانا بھول ہی گئی، آج کی ہوئی changes کے بارے میں۔۔اب اس وقت؟؟ اممم؟؟ ہمم! ٹیکسٹ کر دیتی ہوں۔۔" سوچتے اپنے آپ سے بولتے پاس رکھا فون اٹھایا اور مہراب کو کل کے ایونٹ میں ہوئی کچھ تبدیلیوں کے بارے میں ٹیکسٹ کر کے فون بیڈ پر ہی پھینکنے کے سے انداز میں رکھا۔

یہاں اس نے بلینکٹ اپنے منہ پر ڈالا تھا اور وہاں کسی نے گھر کی بیل پر ہاتھ رکھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ہاتھ رکھ کر بھول ہی گیا ہو جیسے۔

"اس قت کون ہو سکتا ہے؟؟"

چپل پہنتی وہ باہر آئی اور لائٹ اون کرتے دروازے کے ہول سے باہر جھانکا۔

اسے سامنے کچھ بچے کھڑے نظر آئے۔ وہ پہچان گئی تھی گلی کے ہی بچے تھے۔ لیکن پھر بھی پوچھنا ضروری سمجھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کون؟؟"

وہ آپی ہماری بال آگئی ہے آپکی چھت پر، پلیز ہمیں بال دے دیں۔۔"باہر سے ایک بچے کی آواز آئی۔

یہ کوئی وقت ہے کھیلنے کا؟؟جاؤ چلو شاباش گھر جاؤ کوئی بال نہیں مل رہی صبح لینے آنا، صبح ملے گی۔۔اور اب اگر بیل بجی تو پھر بھول جانا کے بال صبح بھی مل جائے گی۔۔"نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لہجے میں جھنجھلاہٹ کی آمیزش در آئی تھی۔

بچے اس کی تیز آواز سنتے اپنا چھوٹا ہوا منہ لیتے واپس پلٹے، جانتے تھے کہ دوبارہ بولنے پر ابھی تو کیا صبح بھی نہیں ملنی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عجیب ماں باپ ہیں...اس وقت بچوں کو کھیلنے باہر بھیجا ہوا ہے، کوئی فکر نہیں اور پھر کچھ ہو جائے گا تو پھر روتے پھرے گے...یہ بھی کوئی وقت ہے بچوں کے کھیلنے کا.."والدین کی اس حرکت پر اسے بہت غصّہ آتا تھا جو بچوں کی طرف سے اس قدر غیر زمہ دار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

آج سے پہلے تو ہمدان صاحب نے کبھی ایسے بات نہیں کی تھی، کبھی ایسے نہیں پوچھا تھا، اس وقت بھی نہیں کہ جب داریہ کی طبیعت خراب ہوئی تھی اور عناب آدھی رات کو ان کا دروازہ کھٹکھٹا کھٹکھٹا کر تھک ہار کر خود اکیلی اسے کے اسپتال لے کر بھاگی تھی اور پورے دن بعد گھر آئی، تب تو نہیں پوچھا تھا کہ کہاں سے آرہی ہو، کہاں گئیں تھیں، نا ہی تب کہ جب وہ شہر کے حالات کی وجہ سے بیچ سڑک پر پھنسی پوری رات اکیلی لاوارثوں کی طرح کھڑی رہی تھی، نا ہی تب پوچھا جب وہ بنا کھانے پینے کی فکر کیے بغیر صرف گھر اور یونیورسٹی میں لگی پریشان رہتی تھی، تب کوئی کیوں نہ آیا اس حق سے پوچھنے کہ جب ماما بابا کے بعد لاوارثوں کی طرح اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا بلکہ جو تھا وہ بھی گدوں کی طرح نوچتے رہے اور آج بھی نوچ رہے ہیں، تب کیوں نہ پوچھا جب اکیلے تاریک راتوں کو وہ ڈرتی تھی لیکن اپنے سے

چھوٹی بہن کو سینے سے لگائے بہادری کا لبادہ اوڑھ لیتی تھی۔ کیوں!!!!! نہیں پوچھا!!!! اتب!!!!!؟؟؟؟؟

آج داریہ کے دل میں بہت سے کیوں آئے تھے،دل کیا تھا چیخ چیخ کر پوچھے پر وہ ایک لفظ تک ادا نہیں کر پا رہی تھی، حد سے زیادہ سہمی ہوئی،خاموش مگر آنسوؤں سے لبریز نظروں سے اپنے سامنے کھڑے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی،اس کی نظروں میں تو وہ بہت پہلے ہی گر گئے تھے پر آج وہ اپنی آپی کا انتظار کر رہی تھی کہ آج ان کی برداشت کی انتہا دیکھنا چاہتی تھی کہ کیا آج بھی وہ ان کھوکھلے رشتوں کو نبھانا چاہے گی۔

صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اپنے کسی منصوبے کی تکمیل کے لیے وہ اس جیسے کسی موقع کی ہی تلاش میں تھے، جو انہیں مل گیا تھا۔ نہ چہرے پر فکر نہ چہرے پر کوئی اپنی عزت کا ڈر، کیا کھوکھلا غصّہ تھا، کیا کھوکھلی عزت کا رونا!!!

چاچو۔۔"آنسو حلق میں اتارتے اس نے کچھ کہنا چاہا مگر سب بے سود۔"

چپ کر جاؤ لڑکی، اب بھی اپنی بہن کی حرکتوں پر تمہارے اندر ہمت ہے آگے سے بولنے کی؟؟ آج آنے دو اسے زرا، اس کا سارا دماغ ٹھیک کرتا ہوں، سوچا تھا چلو اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کا بھوت سوار ہے، کر لینے دو پورا، پر مجھے کیا پتہ تھا کہ محترمہ کا یہ بے باک انداز ہو جائے گا، ورنہ ہر سہولت ہونے کے باوجود کیا ضرورت تھی گھر سے قدم نکالنے کی۔۔ آنے دو آج زرا اسے سب کا بل نکالتا ہوں بہت برداشت کر لیا۔۔" جھوٹ کی ہر حد پار کرتے وہ طنزیہ انداز میں چیخے۔

ان کی دھاڑ پر سامنے کھڑی داریہ نے کچھ قدم پیچھے لیتے مٹھیوں کو کس کر بند کیا۔ حفصہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی اور آیت بھی اپنی ہنسی روکتی مزاق اڑاتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اہانت و خوف کے زیرِ اثر وہ ہلکی ہلکی کانپ رہی تھی۔ آج تک کسی نے اس سے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی اور مقابل کھڑا درندہ صفت آدمی جو رشتے میں اس کے سگے چچا تھے، زہر اگلتے اخلاق سے گری ہوئی باتیں کرتے دھاڑ رہے تھے۔

"کتنی آسانی سے لوگ اپنی بد اعمالیوں کا تھیلا کسی دوسرے کے دامن میں ڈالتے خود بری الزمہ ہو جاتے ہیں۔ اور معاشرہ ایسے لوگوں کو اونچے منصب پر بٹھا دیتا ہے بلکل فرعون کی طرح، پر افسوس یہ لوگ فرعون کی بادشاہت تو یاد رکھتے ہیں پر انجام نہیں۔ جو شاید خود ان کے حصے میں بھی خدا لکھ چکا ہوتا ہے۔"

کچھ ہی دیر میں وہ ایک گھنٹے کا سفر ۲۰ منٹ میں طے کرتا گھر پہنچا تھا جہاں شانزل اور غزوان دونوں پہلے ہی سے موجود تھے۔ ایک فون پر کسی پر غصّہ کر رہا تھا تو ایک بار بار فوٹیج چیک کرتا پاگل ہونے کے درپہ تھا۔

دایان!!! عکس۔۔" دایان کو دیکھ زینب بیگم اس کی جانب بھاگتی اس کے گلے سے لگتی" زارو قطار روتی چلی گئیں۔

ماما ششش !! رونا بند کریں... بہت بہادر ہے آپ کی بیٹی، فکر نہیں کریں ششش" شاباش چپ ہو جائیں، آپ کا بیٹا وعدہ کرتا ہے آپ سے... صبح ہونے سے پہلے پہلے آپ کی بیٹی آپ کے پاس ہو گی۔ اب چپ ہو جائیں شاباش !!" اس کے کہنے پر وہ جو کب سے رو رہی تھیں، ان کے دل کو کچھ ڈھارس ملی تھی۔

لیکن کس ضبط سے اس نے انہیں حوصلہ دیا تھا یا تو یہ وہ خود جانتا تھا یا سامنے کچھ دوری پر کھڑے شانزل اور غزوان۔

نین !" نین کو بلاتے اشارے سے زینب بیگم کو روم میں لے جانے کے لیے کہا۔"

ہمم !!" سر ہلاتی وہ زینب بیگم کو چپ کراتی اندر کمرے میں لے گئی۔"

آہستہ مگر لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہ مہراب اور عناب کی جانب بڑھا۔

میرے ساتھ آئیں۔" مہراب نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔ بنا کسی تاثر کے آنکھیں" زمین پر گاڑھے بولتا آگے بڑھنے لگا تھا کہ جب مہراب کو اپنی جانب دیکھتا محسوس کر رکا۔

Club of Quality Content

جی آپ ہی دونوں سے کہہ رہا ہوں۔ چلیں!!" کہتا شانزل اور غزوان کو اشارہ کرتے ایک کمرے کی جانب بڑھا۔ ساتھ ہی شانزل اور غزوان کو بھی آنے کا اشارہ کیا۔

"صرف سچ، اس وقت میں امید کرتا ہوں کہ آپ دونوں مجھے وہ سب بتائیں گی جو ہمیں پتہ ہونا ضروری ہے۔ اس وقت کوئی بھی غیر ذمہ داری قابلِ قبول نہیں ہوگی۔" ان کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود ایک کرسی کھینچتا ان کے قریب ایک فاصلے پر رکھتا بیٹھا۔ اس کے دھیمے مگر سرد لہجے پر دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

شانزل اور غزوان ہاتھ سینے پر باندھے اس کے پیچھے آکر کھڑے ہوئے تھے۔ غزوان نے بہت غور سے عناب کو دیکھا۔

"...یس!! لسن ایوری ون! ہٹلر کی گاڑی ٹریک ہو گئی ہے، میں لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں" غازی جو کب سے اس کی گاڑی کا پتہ لگانے کی کوشش میں تھا، فائنلی اپنی کوششیں کامیاب ہوتے چیخا، اس کی آواز ان سب کے کانوں میں لگے ائیر پیس پر گونجی۔

Clubb of Quality Content

میں لوکیشن کے قریب ہی ہوں بس ۴ سے ۵ منٹ میں پہنچ جاؤں گا۔" اس کی بات سنتے یمان بولا۔

"ہمم۔"

دایان جو ایک ہاتھ سے موبائل پر لگا کب سے عکس کی انگوٹھی میں لگے ٹریکر کو ٹریک کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک سیکنڈ میں اس کی سانس مدھم ہوئی۔ بس کچھ غلط نہ ہو۔ پھر تینوں واپس ان کی جانب متوجہ ہوئے۔

جی!! کچھ پوچھا ہے..." اب غزوان نے عناب کو دیکھتے پوچھا۔ دونوں کے فق ہوتے چہرے صاف صاف بتا رہے تھے کہ وہ کچھ چھپا رہی ہیں۔

کچھ دن پہلے عکس سے ہماری بات ہوئی تھی، ابھی جو لاسٹ کیس وہ لڑ رہی تھی ان لوگوں نے اسے دھمکیاں دی تھیں اور دو تین بار انہوں نے کچھ ایسی کوششیں بھی کی تھیں لیکن ان کا مقصد صرف اسے ڈرانا تھا۔" جیسے جیسے وہ اسے بتاتی جا رہی تھیں ویسے ویسے اس کی سرمئی آنکھوں کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ کو پہلے ہی ہمیں یہ سب بتا دینا چاہیے تھا۔"شانزل نے انہیں دیکھتے افسوس سے کہا۔"

کس کے خلاف تھا کیس؟"دایان نے مٹھی بھینچتے پوچھا۔

سمیر سہگل۔۔ڈپٹی کمشنر فردین سہگل کا بیٹا۔"عناب نے ڈرتے ڈرتے نام بتایا۔"

سمیر سہگل!!!"اس کا نام دہراتے غضب ناک ہوتا تیزی سے اٹھا تھا اور کرسی کو اتنی زور سے لات ماری تھی کہ عناب اور مہراب دونوں نے یک لخت آنکھیں بند کیں۔

کاش آپ لوگوں نے ہمیں بتا دیا ہوتا۔"غزوان نے ایک آخری نگاہ ان لوگوں پر ڈالتے کہا اور غصّے میں کمرے سے نکلتے دایان کے پیچھے قدم بڑھائے۔شانزل بھی دونوں کے پیچھے گیا۔

آنکھوں میں اضطراب اور چہرے پر سختی لیے،وہ تیز قدموں سے کنٹرول روم کی طرف بڑھا تھا،ساتھ ہی دایان اور غزوان بھی اندر داخل ہوئے۔سامنے کئی اسکرینز کھلی تھیں جس پر آتے جاتے کچھ لوگ تو کہیں کچھ گاڑیاں وغیرہ نظر آرہے تھے۔

Clubb of Quality Content!

”آبان، مجھے سمیر سہگل کی ساری معلومات چاہیے فوراً،اس کی فون کالز،وہ کہاں ہے اس وقت سب۔۔“بات ختم کرتے فون پٹخا تھا میز پر۔

”کچھ ملا؟؟“

”نہیں!“

”گھر سے کچھ دور تک جتنے بھی کیمرے تھے سب کی فوٹیج نکلوالی ہے پر کچھ نہیں ملا اور اس سے آگے کچھ جگہوں پر کیمرے تو ہیں لیکن بند پڑے تھے اس وقت۔“

”بہت ہوشیاری سے کیا ہے یہ جس نے بھی کیا ہے۔“

”جس نے بھی کیا ہے سے کیا مطلب ہے،یہ سمیر سہگل کی ہی حرکت ہے،جان سے ماردوں گا آج میں اسے۔“غرایا تھا۔

”غازی کو کال کرو،یہ کہاں مر گیا ہے ابھی تک نہیں آیا۔“کہتے خونخوار نظروں سے شانزل کو دیکھا۔

"ایسے غصّے سے کچھ نہیں ہو گا دایان، یہ جزباتی ہونے کا وقت نہیں ہے، بلکہ عقلمندی سے سوچنے کا وقت ہے۔" غزوان نے آگے بڑھتے اسے سمجھایا۔ شانزل تو اس کا یہ انداز دیکھ کر اپنا سر تھام کر رہ گیا تھا۔

مجھے نہیں سمجھاؤ!!!" اسے پیچھے کرتا وہ جنونی ہوا۔"

شانزل نے اس کی اس حرکت پر غزوان کو دیکھا جو اب دایان کو گھور رہا تھا۔

ہوش میں نہیں ہے یہ ابھی۔۔ چھوڑ دو اسے، تم غازی کو کال کرو، پوچھو کہاں رہ گیا ہے؟؟"

شانزل نے سر جھٹکتے غزوان کو سمجھایا۔"

اسکرین پر جھلملاتی تصویریں دیکھتے ہی اُس کے لب بھینچ گئے ــــسامنے اس حریفِ جاں کی تصویر نظر آئی تھی جو نین اور عینا کو اتارتی باہر سے ہی کہیں چلی گئی تھی کچھ دور تک اس کی گاڑی کی سب وڈیوز تھیں پر کیمرے کی حدود سے نکلتے ہی وہ حریفِ جاں نظروں سے اوجھل ہوئی۔ بار بار ایک ہی کلپ دیکھ رہا تھا۔ مسلسل ریوائنڈ کرنے سے بھی جب کچھ سمجھ نہ آیا تو پاس رکھا پیپر ویٹ اٹھا کر زمین پر دے مارا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سن دایان! سمیر سہگل کی بیل ہو گئی ہے وہ اس وقت جیل سے باہر ہے، لیکن اس وقت وہ کہاں ہے کسی کو نہیں پتہ۔ اس کا نمبر استعمال میں نہیں ہے۔"

"کب ہوئی ہے بیل؟"

"صبح ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ پر۔"

اوکے!" کہتے فون رکھا۔"

ایک ساتھ سب کے موبائل فون بجے تھے۔

گاڑی مل گئی ہے اور گاڑی کی حالت دیکھ کر لگ رہا ہے کہ گاڑی کو بہت زور سے ہٹ کیا" گیا ہے اور کچھ بلٹز اور بلٹز کے نشان بھی ہیں گاڑی پر۔ جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ اسلحے سے لبریز تھے وہ لوگ اور شہرام یا عکس کی مزاحمت پر انہوں اس کا استعمال بھی کیا ہے۔ پولیس کو اطلاع دے دی ہے میں نے۔" یمان نے ساری تفصیل سے آگاہ کیا۔

"ہیلو؟؟"

Clubb of Quality Content

آہ!!!یا اللہ!!میری مدد کریں... مجھے یہاں سے نکال دیں... آہ!!" درد کی شدت سے "
کراہتے ہوئے اپنا پیٹ پکڑتے اٹھنے کی کوشش کی۔ کمرے کی جانب بڑھتے قدموں کی
آہٹ نے اسے ہوشیار کیا
تو کیا حال ہے؟ پر اسیکیوٹر صاحبہ؟؟ اکڑ اب بھی باقی ہے یا گردن کی ہڈی میں کچھ لچک "
آئی؟؟ خیر نہ بھی آئی ہو تو کوئی بات نہیں اب آہی جائے گی۔۔" استہزائیہ انداز میں اسے
دیکھتے مکروہ ہنسی ہنستا اس کے بہت نزدیک بیٹھا۔
تھپڑ سے پھٹا ہونٹ، سرخ سوجا ہوا گال، بازوؤں سے جگہ جگہ سے پھٹی آستین، ماتھے پر
سوکھا ہوا زخم، خون اور پسینے سے چہرے پر چپکے سیاہ بال۔
یاس و حسرت کی صورت بنی وہ اس وقت قابلِ رحم حالت میں تھی۔

Clubb of Quality Content

اس قدر قابل رحم حالت میں میرے رحم و کرم پر قسم سے بہت حسین لگ رہی ہو"
پراسیکیوٹر اور جانتی ہو اس حال میں بھی قیامت ڈھا رہی ہو، حسین تو ہو یار ویسے تم۔"اس
کے نزدیک آتا چہرے پر دنیا جہاں کی مکروہیت سمیٹے بولا۔

دور ہٹو بے غیرت انسان! تمہیں تو عورت کی عزت تک نہیں سکھائی گئی ہے۔۔"حقارت"
سے اس کی طرف دیکھتی پھنکاری تھی۔ زہریلے سانپ کی سی پھنکار تھی اس کے لہجے میں۔

رحم تو بہت آرہا ہے تم پر لیکن یہ، یہ تمہاری سیاہ آنکھیں ان میں جو یہ غرور اور نہ ٹوٹتی اکڑ"
ہے نا یہ مجھے مجبور کر رہی ہے کہ میں تمہارے ساتھ وہ کروں جس کے لیے تمہیں یہاں لایا
گیا ہے۔ تمہاری یہ اکڑ ختم کرنا بہت ضروری ہے۔۔"اس سے پیچھے ہوتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

بہت پچھتاؤ گے، مجھے تمہارے حال پر افسوس ہو رہا ہے۔ شرافت سے اپنی سزا پوری"
کر کے تو شاید پھر تم باہر آجاتے لیکن اب تم نے اپنی بربادی اپنے ہاتھوں خود لکھی ہے۔
اپنی تباہی جو تم لکھ چکے ہو مجھے اس پر ترس آرہا ہے۔"حقارت سے کہتے چہرہ موڑا

اب تک تو آپ کو سب پتہ چل چکا ہو گا، آئی نو،اور اس وقت آپ جہاں بیٹھے اپنی "

کوششیں کر رہے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، لہذا میری بات غور سے سنیں، مجھے ابھی

،اور اسی وقت اس ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر کے گھر کا سرچ وارنٹ چاہیے، کیسے یہ میں نہیں جانتا

اگلے پانچ منٹ کے اندر اگر شانزل کو سرچ وارنٹ نہیں ملا تو مجھے ایک لمحہ نہیں لگے گا اس

"کی ہستی بگاڑنے میں۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے دایان، میں کوشش کر رہا ہوں۔۔ ہم۔سب بھی اتنے ہی "

پریشان ہیں جتنا تم!! ہمارے لیے بھی وہ اتنی ہی اہم ہے۔۔" اکثم نے، جو اس وقت چیف

کے ساتھ بیٹھا تھا، آہستہ دبے دبے لفظوں میں اسے سمجھانا چاہا

انتظار کا وقت نہیں ہے میرے پاس، سارے چار جز ثابت I give a damnn!! "

ہونے کے بعد جب یہ قانون اس کو جو ہزاروں لوگوں کا مجرم ہے اس کو آزاد کرسکتا ہے تو

کم از کم میں تو پھر اتنا قانون توڑ ہی سکتا ہوں۔۔اور میں اس وقت کسی بھی لیکچر کے موڈ میں نہیں ہوں۔ میرا کام کریں ورنہ جس شطرنج کی ملکہ کو مہرا بنا کر مجھے یہاں بلایا گیا ہے نا اسی کی وجہ سے پیچھے ہٹنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاؤں گا۔مارک مائے ورڈز۔۔" جنونی انداز میں کہتے مقابل کی بات سنے بنا فون رکھا۔

اس کے فون رکھتے ہی اس کی نظر کمرے میں داخل ہوتے غازی پر پڑی، خونخوار نظر کہا جائے تو غلط نہ ہو گا،وہ جلدی جلدی سیکیورٹی گارڈز سے اپنا سسٹم سیٹ کروانے میں مصروف تھا۔

"یہ سیٹ کرو اور یہ وہاں اسکرین سے لگاؤ۔ہری اپ!!" کہتے خود سیٹ سنبھالی۔

"گائز بیٹھ جاؤ،انشاء اللہ میں ڈھونڈ لوں گا ہٹلر کو!" کہتے اپنی انگلیاں تیزی سے اسکرین پر چلائیں۔

"دوسری بار۔" تنبیہ کی گئی۔

غازی نے کندھے اچکائے اس کے اس انداز پر پاس کھڑے شانزل اور غزوان تو عش عش کر اٹھے۔

،اگلے پانچ منٹ میں اس کے کہے کے مطابق شانزل کے پاس کال آچکی تھی اور سات ہی سہگل کے گھر کا سرچ وارنٹ بھی۔

سرچ وارنٹ آگیا۔ چلیں!!"شانزل ان کی طرف دیکھتے بولا اور باہر کی سمت قدم بڑھا گیا۔"

شانزل اپنی پولیس جیپ میں بیٹھا تھا جبکہ دایان اور غزوان اپنی گاڑی میں اور پیچھے غازی بھی اپنے گیجیٹس سنبھالتا بیٹھا۔

تم کہاں؟؟"غزوان نے اسے بیٹھتے دیکھ پوچھا۔"

وقت نہیں ہے چلو جلدی!!"کمالِ بے نیازی سے کہتے اپنے ٹیب پر انگلیاں چلائیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اپنے کمرے میں رخسانہ بیگم جانماز پر بیٹھی رو رو کر دعائیں کرنے میں مشغول تھیں اور ان کے ساتھ ہی برابر میں بیٹھی عینا، کب سے دعائیں مانگتی وہیں زمین پر بچھے قالین پر سو چکی تھی ۔دوسری طرف مریم شاہ مناجات پڑھتی صرف عکس کی سلامتی کی دعائیں کر رہی تھیں۔

جبکہ حمیرا ابھی پریشان سی آغا جان کو دوائی کھلانے کے بعد ان کے ساتھ ہی پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئیں تھیں۔ نین زینب بیگم کو زبردستی تھوڑا کھانا کھلا کر ان کی دوائی دیتی اب سلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ان چاروں کے جانے کے بعد، گھر کے سب مرد حضرات باہر ہال میں پریشان بیٹھے اپنی سی کوشش کرنے میں ہلکان ہو رہے تھے۔

"!!احتشام بھائی! آپ کچھ دیر آرام کر لیں، ایسے آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی، جائیں پلیز"

سراج صاحب نے انہیں سمجھانا چاہا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں سراج جب تک عکس نہیں آجاتی میں سکون سے سانس نہیں لے سکتا، تم آرام کی بات کر رہے ہو۔۔ میں اپنے بھائی کو کیا جواب دوں گا سراج!!۔۔۔" صوفے کی پشت پر رکھا سر اٹھاتے انہیں دیکھتے ہوئے بولے۔

"کچھ نہیں ہو گا ہماری بچی کو، مل جائے گی۔۔ پریشان نہ ہوں، دعا کریں بس، بے شک اللہ بڑا محافظ ہے۔۔" سراج صاحب نے کہتے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ان کا ہاتھ تھپتھپایا۔

"میرال بیٹے آپ ابھی تک سوئی نہیں؟؟" میرال کو رات کے اس پہر کافی کا مگ ہاتھ میں لیے باہر گارڈن میں جھولے پر بیٹھے دیکھ وہ ٹھٹکے۔ ایک مرتبہ نظر بڑے سے ہال نما لاونج کے بیچ و بیچ لگی بڑی سے گھڑی پر ڈالی جو رات کے دو بجا رہی تھی۔

ہوا میں تھوڑی خنکی محسوس کرتے وہ اپنی شال درست کرتے ہوئے باہر کی سمت بڑھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا ہے میری جان؟؟ ہماری بیٹی آج اتنی پریشان کیوں دکھ رہی ہے؟؟" اس کے سر پر پیار کرتے برابر میں بیٹھتے بولے۔

"کچھ نہیں بابا! ایسی کوئی بات نہیں، بس نیند نہیں آرہی تھی تو یہاں آگئی۔۔" مسکرا کر ان کا ہاتھ پکڑتے یقین دلانا چاہا۔

"اچھا تو بابا کی یہ چھوٹی سی جان اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ بابا سے باتیں چھپانے لگے، کیا یہ وہی میرال ہے جو اپنی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جب تک اپنے بابا کو نہیں بتادیتی تھی سکون سے نہیں بیٹھتی تھی!!۔۔" اس کے اسی ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھتے ہاتھ کا دباؤ ڈالتے بولے۔

"نہیں بابا!! ایسا کچھ نہیں ہے اور آپ کی یہ چھوٹی سی جان چاہے کتنی ہی بڑی ہو جائے آپ سے کبھی کچھ نہیں چھپا سکتی۔۔ کیونکہ اسے یہ آتا ہی نہیں، آپ کی بیٹی اتنی مضبوط کبھی ہوئی ہی نہیں کہ آپ سے اپنے درد، اپنی تکلیفیں چھپا کر آپ کو پریشان کرنے سے باز رہ سکے۔۔

سب کہتے ہیں بیٹیوں کی خاموش رہنا چاہیے، باپ کے سامنے تو خاص کر زبان نہیں کھولنی چاہیے، بیٹیاں باپ سے ہر چیز شئیر کرتی انہیں تنگ تھوڑی نا کرتی ہیں لیکن میں بہت بری

بیٹی ہوں۔۔"اس کے انداز میں گھلی مایوسی اور افسردگی انہیں حیران کر گئی تھی۔اس سے بھی بڑھ کر اس کے ہونٹوں پر موجود تلخ مسکراہٹ، جیسے وہ خود اپنے اوصاف کا مزاق اڑاتی ہنسی ہو۔یہ میرال کے لفظ نہیں تھے۔۔انہوں نے تو اپنی بیٹی کی پرورش کبھی اس معاشرے کے اصولوں پر نہیں کی تھی نہ ہی اس معاشرے کے یہ سیاہ اصول و ضوابط سیکھائے تھے پھر کیسے اور کہاں وہ چوک گئے؟؟حیرت سے اس کی سرمئی آنکھوں میں دیکھے گئے جو آج خالی خالی سی نظر آرہی تھیں۔بنا کسی تاثر کے۔

"باپ کے بازو بیٹی کا سب سے مضبوط اور محفوظ قلعہ ہیں۔جس کے دائرے میں بیٹیوں کے قہقہے، مسکراہٹیں، خواہشات، خواب اور معصومیت سب محفوظ رہتے ہیں، اور اس قلعے کے ٹوٹتے ہی آفتیں اور بلائیں بھی ان پر ٹوٹ پڑتی ہیں۔"

نہیں میرا بیٹا! ایسا بلکل نہیں ہے، ایسی بیٹیاں تو دنیا کی سب سے مظبوط اور باہمت بیٹیاں" ہوتی ہیں جو اپنے باپ سے ہر بات کہنے کی ہمت رکھتی ہیں، ہم سے اپنی تکلیف چھپا کر آپ ہمیں بہت کمزور کر دیتی ہو میری جان، بیٹیوں کا باپ سے اپنی تکلیفیں، اپنی پریشانیاں،

اپنے مسلے چھپانا اُس باپ کے کمزور ہونے کی علامت ہوتا ہے اور بیٹیوں کا باپ سے اپنی ہر بات ہر مسلہ ہر تکلیف شئیر کرنا باپ کی طاقت کو ظاہر کرتا ہے،وہ مقام ایک باپ کے لیے فخر کا مقام ہوتا ہے جہاں اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک بیٹی کا باپ بننے میں کامیاب ٹھہرا ہے۔ جب بیٹیاں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق سے باپ سے کچھ کہتی ہیں نا تو وہ لمحہ باپ کے لیے کس قدر فخر کا لمحہ ہوتا ہے اس کا آپ بیٹیاں اندازہ بھی نہیں لگا سکتی ہیں پر ہاں بس ان آنکھوں میں باپ سے بغاوت نہ ہو ورنہ اسی باپ کے کندھے ڈھے جاتے ہیں وہ بے موت مارا جاتا ہے۔ بیٹی کی آنکھوں میں اپنے لیے بغاوت دیکھنا باپ کے لیے پُلِ صراط پر چلنے سے کم نہیں ہوتا اور میری بیٹی کو تو میں نے کبھی یہ سب نہیں سکھایا پھر آپ نے ایسا کیوں سوچا؟؟ اگر بیٹیاں باپ سے ہر بات شئیر نہیں کریں گی تو کس سے کریں گی؟؟ اگر ہم سے ہی ہماری بیٹیاں باتیں چھپانے لگ گئیں تو کسی اور کے سامنے کیا ہمت کر سکے گی کچھ کہنے کی۔۔ میری جان ان دقیانوسی باتوں کو تو میں نے کبھی آپ کی تربیت میں حصّہ نہیں دیا تو پھر آپ کیسے دے سکتی ہیں؟؟ اپنے ارد گرد کے ماحول کی برائیوں کو

بدلتے ہیں خود ان میں نہیں ڈھلتے۔۔" انتہائی نرمی سے کہتے اسے اپنے سینے سے لگاتے وہ اب اس کے بال سہلا رہے تھے اور وہ جو شاید ہی کبھی روئی ہو آج اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے کتنے ہی قطرے ٹپکتے ان کے ہاتھ پر جذب ہوتے چلے گئے تھے۔

بابا! آپ کو پتہ ہے آپ دنیا کے سب سے بیسٹ بابا ہیں۔۔ائی لو یو سو مچ بابا!! اور آپ کی بیٹی" نے بلکل بھی اس معاشرے کے ان فضول سے دقیانوسی اصولوں کو نہیں اپنایا ہے، آپ کی تربیت میں اس سب کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی ہے اینڈ آئی نو دیٹ۔۔" سو سو کرتی اپنی لال ہوتی ناک کو ہاتھ سے رگڑتی ابراج صاحب کے سینے میں منہ چھپاتی ان کے گرد بازوں کا حصار کھینچ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کی سرخ ہوتی ناک اور گال دیکھ، وہ ہنسے بنا نہ رہ سکے لیکن جب اس کے ٹھنڈے ہاتھ اپنے گرد محسوس ہوئے تو انہیں ماحول میں موجود ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ سامنے بیٹھی اپنی بیٹی کو گھوری سے نوازا جو ہلکی سی ڈھیلی جرسی اور ڈھیلے ٹراؤزر میں یہاں باہر کھلے گارڈن میں بیٹھی تھی۔ اسے مصنوئی گھوری سے نوازتے اپنی شال اتار کر اسے اوڑھائی۔

اب میرا بیٹا بتائے گا مجھے کہ آخر ہوا کیا ہے؟؟" مکمل حق سے وہ ان کی شال اپنے گرد صحیح سے اوڑھتی، سیدھے ہو کر بیٹھتی اپنی سرمئی بڑی بڑی آنکھیں ان کے چہرے کی سمت موڑتے آج آفس میں ہوئی سب باتیں تفصیل سے بتاتی چلی گئی۔

یا اللہ!!! میرال یہ اتنی بڑی بات نہیں تھی میرا بیٹا! میں نے ہی منع کیا تھا کیونکہ مجھے پتہ تھا" آپ اس ورکر کی موت کا سن کر اتنا ہی پریشان ہو جائیں گی بیٹا، اور باقی سب بھی میرد دیکھ رہا تھا وہ دیکھ لے گا سب، اس میں غلط بھی کچھ نہیں ہے میری جان آپ کی حفاظت کے لیے ہی ہوتی تو وہ لوگ آپ کو بھی نقصان involve کیا ہے یہ سب، آپ اگر اس سب میں پہنچاتے اور آپ پریشان الگ ہو جاتیں۔۔ چلیے آئندہ سے آپ کو سب بتا کر کیا جائے گا۔۔ بس یا اور بھی کچھ ہے؟؟" انہیں پتہ تھا کہ اسے صرف اس بات کا برا لگا ہے کہ انہوں نے اس سے چھپایا وہ بھی اس کے آفس میں کام کرتے ایک ایمپلوئی کے ساتھ مل کر۔ ان کی یہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

معصوم بیٹی جو شاید دکھنے میں سب کو مغرور لگتی تھی وہ ہی جانتے تھے کہ اس کا دل کس قدر موم کی طرح نرم تھا جو کسی کی بھی تکلف میں لمحے میں پگھل جاتا تھا تو ایک زرا سے جھوٹ پر اس قدر سخت ہو جاتا تھا کہ جیسے کوئی چٹان۔ اور اس بات کے چھپانے کو بھی وہ جھوٹ کے زمرے میں لے گئی تھی۔

نہیں بابا اور کچھ نہیں۔۔ بس مجھے دکھ ہوا تھا کہ آپ نے اور اس نے دونوں نے مجھ سے" چھپایا۔۔ اور اس پر تو بہت غصّہ آرہا تھا، اس نے بھی مجھ سے جھوٹ بولا، وہ کیسے چھپا سکتا ہے مجھ سے کچھ، وہ جب سے آیا ہے ایسا کچھ نہیں کیا ہے اس نے کبھی بھی۔۔" چہرے پر ابھی بھی کچھ آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان باقی تھے جنہیں رگڑ کر صاف کرتی وہ اپنے گال اور بھی لال کر گئی تھی۔ وہ چونکے تھے اس کی بات پر، تو اسے صرف ان کا ہی نہیں بلکہ میر کا بھی بات چھپانا بہت برا لگا تھا۔ بلکہ زیادہ ہی برا لگا تھا کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔

کس پر؟؟" اس کی اس حرکت پر نرمی سے اس کے آنسو پونچھتے شرارتی مسکراہٹ کے" ساتھ پوچھا۔

Clubb of Quality Content

اسی پر۔۔ میر پر! وہ پتہ نہیں کیا سمجھتا ہے اپنے آپ کو۔ایسے ایکٹ کرتا ہے جیسے وہ میرا باس ہو۔مجھے اس کے یوں میرا باس بن رے پر بہت غصّہ آتا ہے۔اسی لیے شاید میں آج کچھ زیادہ ہی ری ایکٹ کر گئی۔"سو سو کرتی بولی۔

"اچھا!! ایسا کرو نکال دو اسے عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔"غور سے اسے دیکھتے بولے۔

"نہیں نہیں! بابا اتنا بھی برا نہیں ہے،کام اچھا کرتا ہے۔"لمحہ لگا تھا محترمہ کو اپنی بات بدلنے میں۔

"اچھا۔چلو پھر ٹھیک ہے رہنے دیتے ہیں۔۔۔"مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولے ورنہ وہ اس کی آنکھوں میں نرمی دیکھ چکے تھے اس میر نامی اپنے آفس میں کام کرتے ایک معمولی سے ایمپلوئی کے لیے۔

Clubb of Quality Content!

دس منٹ لگے تھے انہیں فردین سہگل کے گھر پہنچنے میں،شانزل اور دایان کی گاڑیوں کے پیچھے پولس کی کئی گاڑیاں روکی تھیں فردین سہگل کے دروازے پر۔

”آپ اس طرح اندر نہیں جاسکتے رکیں!!!“گارڈ روکتا رہا گیا تھا جب دایان نے ایک کانسٹیبل کو اشارہ کرتے اس کا منہ بند کرنے کے لیے کہا۔

”رات کے اس پہر کسی عزت دار شخص کے گھر میں گھسنے کا یہ کون سا طریقہ ہے ایس ایس پی صاحب؟؟“فردین سہگل جو اس وقت شاید سونے کی تیاری میں تھے اپنے نائٹ سوٹ کی بیلٹ کستے گھر کے اندر داخل ہوتے شانزل کے سامنے کھڑے ہوتے بولے۔

”بلکل وہ ہی طریقہ جو کسی شریف گھرانے کی بیٹی کو اغوا کرنے کا ہوتا ہے۔“جواب برجستہ تھا۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟ ایس ایس پی؟؟ دماغ ٹھکانے پر ہے؟ جانتے ہو کس کے گھر میں کھڑے ہو اس وقت؟ ایک کمشنر کو دھمکی دے رہے ہو، اس کے گھر میں اس طرح گھسنے کا مطلب جانتے ہو؟؟؟۔۔۔" فردین سہگل تو ابل پڑے تھے۔

"جی بلکل جانتا ہوں اور یہ اس سرچ وارنٹ میں بھی بہت واضح الفاظ میں لکھا ہے۔۔"

شانزل نے بھی مقابل کو جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ پورے ہال میں لمحہ بھر کے لیے سناٹا چھا گیا۔

وقت نہیں ہے ہمارے پاس، لہٰذا سامنے سے ہٹیں، ہمیں تلاشی لینی ہے گھر کی۔۔ اور آپ کا بیٹا سمیر سہگل کہاں ہے؟ بلائیں اسے۔" دایان جو کب سے ان کی باتیں سن رہا تھا اب اپنے ساتھ آئی پولیس کی نفری کو تلاشی لینے کا اشارہ کیا۔

بہت غلط کر رہے ہو لڑکے، شاید جانتے نہیں ہو تم ابھی تم مجھے۔" اپنے گھر کی چیزیں الٹ پلٹ ہوتے دیکھ غصّے سے دایان کی جانب بڑھے

ناولز کلب Clubb of Quality Content

آپ واقعی مجھے نہیں جانتے،ورنہ جو اس وقت آپ کے گھر کا سرچ وارنٹ ہاتھ میں لیے کھڑا ہو سکتا ہے،زرا سوچیئے کہ وہ اور کیا کیا کر سکتا ہو گا!اس لیے اپنے دماغ کو زیادہ زور نہ دیں اور سیدھے سیدھے بتائیں سمیر سہگل کہاں ہے؟؟؟"اطمینان سے مقابل کا اطمینان غرق کرتا،ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا۔

آنکھوں میں وہ ہی ٹھہرا ہوا غصّہ تھا جو مقابل کو لفظوں سے زیادہ گہرا اچھا تھا۔کمرے میں لمحہ بھر کو خاموشی چھا گئی——بس ائیر کنڈیشنر کی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔

فردین صاحب بے اختیار چند قدم پیچھے لے گئے۔

دیکھیے سر ہمارے پاس کورٹ کے آرڈرز ہیں،آپ کو ہمیں جواب دینا ہو گا۔۔"اب کے شانزل بولا۔

آج صبح اس کی بیل ہونے کے بعد وہ گھر بھی نہیں آیا تھا وہیں سے سیدھا آسٹریلیا چلا گیا،اپنی خالہ کے ہاں۔۔ہم خود اسے ایئر پورٹ چھوڑ کر آئے ہیں اسے اور کچھ؟؟"بہت

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مشکل سے اپنے غصّے پر قابو پاتے، اطمینان سے جواب دیا، کہ ان کی زرا سی بھی غلط حرکت بہت کچھ بگاڑ دیتی۔ پاس کھڑی مسز سہگل نے ماتھے سے پسینہ پوچھتے انہیں دیکھا۔

پہلی بات تو یہ کہ آپ کے بیٹے کی بیل ہو نہیں سکتی، جرم ثابت ہو چکا ہے اور سزا سُنائی نا چکی تھی، پر پیسے اور طاقت کی بنیاد پر ایسی ایک تو کیا سینکڑوں بیلیں ہو سکتی ہیں یہ بھی ہم جانتے ہیں، تو مان لیا کہ بیل ہو گئی لیکن آپ کو تو یہ بات بہت اچھے سے پتہ ہو گی کہ بیل کے بعد بھی اگلے چھ مہینے تک وہ اس ملک سے تو کیا اس شہر سے بھی باہر نہیں جا سکتا تھا۔ اور آپ نے اسے آسٹریلیا بھیج دیا۔ واؤ زبردست!! آخر ڈپٹی کمشنر کراچی ہیں، آپ کے پاس یہ اختیارات نہیں ہو گے تو بھلا اور کس کے پاس ہو گے۔۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر تمہارے گھر میں گھس کر یہ تلاشی لے سکتے ہیں تو پھر اگر تمہارا بیٹا اس اغوا میں ملوث ہوا تو اس کا کیا حال کر سکتے ہیں یہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔" فردین سہگل کی جانب جھکتے، دھمکی آمیز لہجے میں کہتا اپنی آخری بات سے وہ ان کا حلق تک خشک کر گیا تھا۔

"ہاں ہاہاں مجھ مجھے پتہ ہے، لیکن وہ وہ دراصل اس۔۔اس کی خالہ کی طبیعت ٹھ۔۔"

جھوٹ نہیں ڈیم اٹ!!!!!!" ان کے فضول سے بہانے کو اس نے بیچ میں ہی دھاڑتے ہوئے روکا۔

سب بتاؤ؟؟ کہاں ہے سمیر سہگل؟؟" اب کے دایان کی برداشت جواب دے گئی تھی۔"

فردین سہگل نے ماتھے سے پسینہ پوچھا۔

دیکھ دیکھو دیکھو، تم اس طرح بات نہیں کر سکتے، کیا ثبوت ہے کہ میرے بیٹے نے اغوا" کیا ہے تمہارے گھر کی لڑکی کو؟؟ اور کون ہے؟؟ نام کیا ہے؟؟" ڈرتے ڈرتے پھر اپنے آپ کو سنبھالتے مظبوط لہجے میں بولے۔

جب بیچ چوراہے پر گھسیٹتا ہوا لاؤں گا نا تمہارے بیٹے کو تب تمہیں خود بخود یاد آجائے گا کہ" ہم کس کی بات کر رہے ہیں۔" دایان نے ان کا کالر پکڑتے ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

پروسیکٹر عکس حیدر شاہ کو تو بہت اچھے سے جانتے ہو گے نا؟؟" غزوان نے دایان کو پیچھے" کرتے پوچھا۔

Clubb of Quality Content

ہاں!! لیکن،،۔۔"فردین سہگل نے کچھ کہنا چاہا جب دو انسپیکٹر ایک چھوٹے سے کمرے "

سے باہر آتے بولے۔

سر!! گھر کے سی سی ٹی وی فوٹیج کے حساب سے سمیر سہگل شام تک یہاں تھا اور یہاں سے "

نکلنے سے پہلے اس نے فون بدلا ہے اپنا اور آخری بار وہ ان سے اور مسز سہگل سے ملتے ہوئے

ہی باہر نکلا تھا۔۔۔"انسپیکٹر نے جو دیکھا وہ بتانے لگا۔

اوہ ہو!!! کاش کیمرے بھی پیسے اور طاقت کو سمجھتے ہوتے۔۔چچ چچ!!!"شانزل نے کہتے "

دایان اور غزوان کو چلنے کا اشارہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سر گھر کی ساری تلاشی لے لی ہے یہاں کچھ نہیں ملا ہے، لیکن آسٹریلیا چلے جانے کے "

باوجود مسٹر سمیر سہگل کی گاڑی باہر موجود نہیں ہے۔۔"دو پولس کانسٹیبل نے آکر انہیں

اطلاع دی۔

جی سر اندر بھی کچھ نہیں ہے، پر گارڈز اور گھر کے ملازمین کے بیان میں فرق ہے، کوئی کچھ" کہہ رہا ہے تو کوئی کچھ۔۔"اندر سے دو نے آتے کہا۔

!افسوس! کہ اتنی محنت کے بعد بھی تم اسے بچا نہیں سکے، یہ جو اس نے حرکت کی ہے نا" اسے تمہاری طاقت تو کیا دنیا کی کوئی طاقت بھی مجھ سے نہیں بچا سکتی۔۔دعا کرو کہ ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا ہو ورنہ وہ حال کروں گا کہ خود موت مانگو گے اس کے لیے۔"آنکھوں میں چنگاریاں لیے وہ فردین سہگل اور پاس کھڑی مسز سہگل کو پتھر کا کر گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سن سنو میری بات دیکھو،،،۔۔"وہ کہتے رہے پر نہ ان لوگوں کو سننا تھا نہ انہوں نے سنا۔ تیر" کی سی تیزی سے گاڑیوں میں بیٹھتے، گاڑیاں نکالیں۔

کال لاگ، چیک کیا اس سہگل کا؟؟ فون ٹریس کرتے رہنا اس کا، ضرور بات کرے گا وہ"

"...اب اس کے سے

دایان نے غازی سے کہا۔

"ہم کر رہا ہوں، دیکھتے ہیں۔۔"

مل جائے گی، انشاء اللہ۔۔"غزوان نے اسے حوصلہ دینا چاہا۔"

بابا آپ کال کریں نا بھائی کو، پوچھیں کیا ہوا؟ پتہ چلا کچھ میم کا؟"زیب جو زوہان اور ارحم"

نے جانے کے بعد سے بہت پریشان تھی ایاز صاحب سے بولی۔

بیٹا! میری بات ہوئی تھی ابھی کچھ پتہ نہیں چلا ہے، آپ دعا کرو بیٹے۔۔"اس کے سر پر ہاتھ"

پھیرتے بولے۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

کیا ہم چلیں احتشام بھائی کے ہاں ؟؟" فاطمہ بیگم نے نماز کے اسٹائل میں بندھا دوپٹہ "

کھولتے ہوئے پوچھا۔

نہیں ابھی نہیں، کل چلے گے، ابھی مہراب سے بات ہوئی ہے، کہہ رہی ہے کہ،بہت مشکل "

سے سب کو آرام کرنے کے لیے راضی کیا ہے ان لوگوں نے۔۔ پھر ہماری وجہ سے اٹھ

"جائے گے۔۔اس لیے ابھی رہنے دو، انشاللہ کل چلے گے۔

ہمم !! ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔ زیب شاباش آپ بھی آو اب سو جاؤ۔۔ انشاءاللہ عکس "

جلد مل جائے گی بیٹا، اس طرح پریشان ہونے سے کچھ نہیں ہو گا، دعا کرو بس۔۔۔ چلو

شاباش !!" زیب کو سمجھاتی اس کو لیے اس کے کمرے کی سمت بڑھیں۔

-

پہلے اپنے حال پر تو ترس کھالو پراسیکیوٹر، ابھی اپنے حال اور اپنی تباہی کے بارے میں "

سوچو، کون ہے جو تمہیں یہاں سے بچائے گا؟ کسے ہوش ہے تمہارا؟؟ ماں بچائے گی؟ یا وہ

بھائی جنہیں خود اپنا صحیح سے ہوش نہیں ہے؟ یا باپ؟ اوہ باپ تو ہے ہی نہیں۔۔سوری

"بہت افسوس ہوا ویسے جب پتہ چلا۔۔

بہت گہرا وار کیا تھا اب اس مکر و شیطان صفت شخص نے، ناچاہتے ہوئے بھی باپ کے ذکر پر ایک قطرہ آنسو اس کے گال سے ہوتا زمین پر گرا تھا۔

اوہ ہو سینٹی تو نہ ہو! ویسے ایک بات بتاؤ غریب تو تم ہو نہیں اچھی خاصی تگڑی فیملی سے تعلق" رکھتی، ہو اور پیشہ بھی کافی دم دار ہے اور اتنی بے وقوف بھی نہیں لگتی پھر اتنی بڑی لاپرواہی نہیں۔۔ protection measures کیسے برت سکتی ہو؟ کوئی گارڈز نہیں کوئی حیرت ہے، چلو کوئی بات نہیں، انسان اپنے تجربات سے سیکھتا ہے۔۔ آئندہ سے خیال رکھنا۔۔اوہ ہو آئندہ کے لیے تو ضرورت ہی نہیں پڑے گی ہاہاہاہا!!!"اس کے چہرے کی غلاظت سے عکس کو گھن محسوس ہوئی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے، تم یہ سب کر کے مجھے ڈرانے میں کامیاب ہو جاؤ گے؟ جب اتنی معلومات میرے بارے میں نکال ہی چکے ہو تو پھر تو یہ بھی پتہ ہو گا کہ عکس حیدر شاہ کو ڈرانا شیر کے منہ سے نوالہ چھین لینے کے مترادف ہے۔ یقیناً تمہارے باپ کو تمہارے اس فعل کے بارے میں نہیں پتہ نہیں تو وہ تمہیں بہت اچھے سے بتاتا کہ عکس حیدر شاہ کو ڈرانے کی کوشش کا کیا انجام ہوتا ہے، تمہارا باپ تو اس کا ایک چھوٹا سا ٹریلر دیکھ ہی چکا ہے اور ہاں کیا کہا تھا کہ یہ تمہاری طرف گارڈز لے کر کیوں نہیں گھومتی تو ایک بات غور سے سن لو جھنڈ میں تمہارے جیسے گیدڑ نکلتے ہیں، شیرنی اکیلے ہی تم جیسے گیدڑوں کے جھنڈ کے لیے کافی ہوتی ہے۔ دیکھ لو پیچ مجمے میں کورٹ روم میں تمہارے ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں پہنانے والی یہ ہی بے بس لاچار عورت تھی اور اب زرا اپنے آپ کو دیکھو میرے سامنے بہادری کا پرچار کرتے اپنے جھنڈ کے ساتھ مجھے یہاں اکیلے لائے ہو، اور سمجھتے ہو کہ بہادری کا کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔۔ آہہاں ں ں ں!!!" اس کی بات پر اب تک پہلی بار

عکس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ پیٹ میں شدید درد سے اٹھتی شدید ٹیسیں اس کی برداشت سے باہر ہوتی جا رہی تھیں لیکن پھر بھی، اس کی زبان جو اس معاشرے کی گند کے لیے سانپ کی پھنکار جیسے تھی وہ اس کے آگ لگا کر رکھ گئی تھی۔

"بہت ضدّی ہو پراسیکیوٹر بہت زیادہ، افسوس!! چلو جھنڈ میں ہی صحیح، میرے ساتھ لوگ ہیں۔۔ تمہارے لیے کون آئے گا؟؟ کوئی نہیں ہے تمہیں بچانے والا، دیکھو جن کے لیے سچائی کا فرشتہ بن کر ہم جیسے شیطانوں سے لڑ کر اپنے لیے مشکلات اکھٹی کرتی رہی ہو، کہاں ہیں وہ؟ کہیں نہیں۔۔ دوسروں کی اولادوں کی بہت فکر ہے نا؟ تمہیں اب اپنی فکر کرو پراسیکیوٹر۔۔ ابھی جب یہاں سے جاؤ گی تو خود اپنے لیے موت مانگو گی، جو رشتے جو عزت جو کچھ ہے سب پل میں ریزہ ریزہ ہوتا بکھرتا چلا جائے گا۔۔۔ ہو تو آخر تم بھی ایک کمزور عورت ہی نا!! جس کی عزت نازک کانچ سی ہوتی ہے، ایک ضرب لگی نہیں کہ ریزہ ریزہ ہوتی

بکھرتی چلی جاتی ہے۔۔"نزدیک آتے خون خوار لہجے میں چلاتے آخر میں کاری وار کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"کم سے کم عورت کی عزت تم مردوں کی عزت کی طرح نازک تو نہیں ہوتی جو ایک کمزور عورت کی عزت پر ٹکی ہوتی ہے، کیا بہادری ہے تم میں جس کی اپنی عزت کمزور عورت کی نازک عزت کی محتاج ہوتی ہے۔۔ کبھی ماں، کبھی بیٹی، کبھی بہن تو کبھی بیوی کے کمزور کندھوں پر ٹکی ہوتی ہے تم جیسے شریفوں کی عزت۔۔تم جیسے خودساختہ شریفوں کی ساری شرافت انہی عورتوں کی چادر میں لپٹی ہوتی ہے۔۔عورت کی طاقت تو یہ ہے کہ کھڑے کھڑے چاہے تو تم جیسے شریفوں کو لمحے میں بے لباس کر دے۔۔"زہر خند لہجے میں اسے آئینہ دکھاتی پھنکاری۔

اس کی زبان کے جوہر دکھانے پر اپنا آپا کھوتا وہ شاید پھر ہاتھ اٹھا بیٹھتا اگر بروقت اس کا دوست اسے پیچھے نہ دھکیلتا۔

"کیا کر رہا ہے، ہوش میں رہ۔۔"

میری شکل کیا دیکھ رہے ہو تم لوگ؟ کہاں ہیں سب چیزیں؟ ابھی تک انتظام کیوں نہیں ہوا؟؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بس بوس تھوڑا وقت دے دیں ابھی سب حاظر ہو جائے گا۔" کہتے باقی لڑکوں کو لیے باہر نکلا۔

تھوڑا وقت اور جی لو اپنی اس نام نہاد عزت اور اپنے اس غرور کے ساتھ۔۔ تھوڑی دیر میں" تو سب تباہ ہو جائے گا۔۔ جب ایک ایک نیوز چینل کی سرخی بنی یہ خبر نشر ہو گی،"ہائی کورٹ کی فرض شناس،لوگوں کے لیے فرشتہ وکیل،پراسیکیوٹر عکس حیدر شاہ،نشے میں دھت ایک اپارٹمنٹ میں پائی گئیں۔۔ چیچھچھی اس سے آگے اور۔۔"اتنی ذلت،اتنی بے عزتی اور اس کے اس شاطر منصوبے پر اس کا دل چاہا کہ اس کا منہ نوچ لے پر ظبط کے کڑے مراحل سے گزرتی وہ آنکھیں موند گئی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content!

چل ہم باہر چلتے ہیں۔۔"اس کا دوست جسے واقعی عکس پر رحم آرہا تھا۔۔اسے اس کی ایسی" حالت دیکھ کر شرمندگی اور احساس ندامت دونوں احساسات یکبار محسوس ہوئے تھے۔

ان کے باہر جاتے اس نے آنکھیں کھول کر اٹھنے کی کوشش کی۔شاید کوئی راستہ نظر آ جائے۔

مشکل سے پیٹ پر ہاتھ رکھتے دیوار کے سہارے سے کھڑے ہوتے نظر اِدھر اُدھر دوڑائی۔

نظریں اسی کھڑکی پر جا کر ٹھہری تھیں جو وہ پہلے ہی دیکھ چکی تھی لیکن قسمت کہ وہ بھی بند تھی اور اتنی اونچائی پر تھی کہ اس حال میں اس کا وہاں تک جانا نا ممکن تھا۔ پہلو میں اٹھتے درد سے اس کا ایک قدم بڑھانا محال تھا کجا کہ اوپر اونچائی پر چڑھنا۔ انتہائی مشکل سے دو قدم لیے تھے کہ تیسرے قدم پر اس کے پہلو کے درد نے اسے نیچے بیٹھنے پر مجبور کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

“یس!! یس! یس!!!! ہو گیا ٹریک، ہٹل،، آمطلب ع عک عکس عکس کی لوکیشن ٹریس ہو گئی ہے، ان کی انگوٹھی میں لگا ٹریکر ٹریس ہو گیا ہے، یہ دیکھو یہ رہی لوکیشن، کراچی کی

حدود سے تھوڑا سا آگے کی طرف کی لوکیشن شو کر رہا ہے۔۔ پر میرے حساب سے یہاں کوئی زیادہ آبادی نہیں ہے۔۔" کہتے اس نے لوکیشن ان سب کے موبائل پر بھیجی۔

وہ لوگ عکس کی گاڑی والی لوکیشن پر آئے ہوئے تھے۔ جہاں پہلے سے پولس اہلکار کھڑے اپنا کام کر رہے تھے۔ پر بدقسمتی کہ اب تک کچھ پتہ نہیں چل سکا تھا۔

غازی کی بات سنتے ایک سیکنڈ لگا تھا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے سیٹ پر بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کر گیا۔ ساتھ ہی غزوان اور غازی بھی جلدی سے بیٹھے تھے۔

چند ہی لمحوں میں سڑک پر گاڑیوں کا طوفان برپا تھا، آگے پیچھے پولس کی کئی جیپس اپنی لال نیلی روشنیوں سے رات کی سنسناہٹ کو چیرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھیں۔ ان کے درمیان شانزل کی جیپ نمایاں تھی، جبکہ ان سب سے آگے اُن تینوں کی گاڑی تھی جو دایان چلا رہا تھا جو اس وقت ہواؤں سے باتیں کرتی سڑک پر ایک حشر کا سا سماں پیش کر رہی تھی، رات کی

Clubb of Quality Content

تاریکی کو چیرتی گاڑیوں کی قطاریں سڑک پر دوڑتی ایک سنسنی خیز منظر پیش کر رہی تھیں۔ گاڑی کی رفتار اس درجہ انتہا پر تھی کہ پہیوں سے چنگاریاں چھوٹتی نظر آ رہی تھیں، اسٹیئرنگ ویل پر رکھے اس کے ہاتھوں کی ابھرتی نیلی نسیں، چہرے پر چٹان کی سی سختی اور تنی ہوئی کنپٹیوں کو دیکھتے، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ وقت کو روند کر بس عکس تک پہنچ جانا چاہتا ہو۔

دوسری طرف سے آبان اور اکشم بھی نکل چکے تھے۔ آبان کی سپورٹس بائیک انتہائی حد تک تیز تھی۔ لیکن اس وقت ان سب پر صرف ایک ہی جنون سوار تھا کہ بس کسی بھی طرح پلک جھپکتے عکس کے پاس پہنچ جائیں۔ کیونکہ اب ڈر اور بڑھ چکا تھا کہ دشمن کو خبر ہو چکی تھی وہ چوکنا ہو گیا تھا۔ اور اس خوف میں کچھ بہت غلط بھی کر سکتا تھا۔ جسے سوچنے کی بھی ان میں سے کسی میں ہمت نہیں تھی۔

اگلے دس سے پندرہ منٹ میں وہ لوگ کراچی کی حدود سے باہر آچکے تھے،دایان کی تیز رفتار گاڑی جو سڑک پر چلتی ہوا سے بھی تیز گاڑیوں کو پیچھے چھوڑتی آگے بڑھ رہی تھی،دایان کے یکدم بریک لگانے سے،ایک مقام پر ٹائروں کی تیز چراچراتی آواز کے ساتھ جھٹکے سے رُکی اسی جگہ کی تھی۔ کیونکہ غازی نے جو لوکیشن ٹریس کی تھی وہ exact تھی۔

اچانک اس افتاد پر باقی سب کی گاڑیوں کو بھی بریک لگا تھا اور متواتر بریکوں کی آواز نے فضا میں سنسنی پھیلاتے ماحول کی خاموشی میں ایک سنسناہٹ سی پیدا کردی تھی۔

ایک جست میں گاڑی کا دروازہ کھولتا دایان باہر نکلا۔اس کے ساتھ ہی باقی سب بھی گاڑی سے باہر آئے،پولس اہلکار چاروں طرف بکھر گئے تھے۔

سرمئی آنکھوں کو جابجا دوڑاتے ماحول کا جائزہ لینا چاہا۔

یہاں تو کوئی نظر نہیں آرہا لیکن ٹریکر یہیں کہیں ہے۔۔ لیکن کہاں؟؟ تم لوگ اس طرف" دیکھوں میں اور غزوان یہاں جاتے ہیں۔۔"شانزل اور غازی کو جھاڑیوں کی ایک طرف اشارہ کیا جبکہ خود وہ غزوان کے ساتھ ان بوسیدہ عمارتوں کی جانب بڑھا۔

Clubb of Quality Content

پاگلوں کی طرح ادھر سے ادھر سے بھاگتا وہ پاگل ہونے کے درپہ تھا کیونکہ ہر دروازے کے پیچھے اس کی ایک نئی امید ٹوٹتی جا رہی تھی جبکہ ٹریکر وہیں کی لوکیشن بتا رہا تھا۔

دایان اپنے پیچھے دیکھو۔۔"غزوان اس کے پیچھے کی طرف گرتی دیوار دیکھ چیخا۔"

اس اچانک افتاد پر اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا اور دیوار کا کچھ حصّہ ٹوٹتا اس کے کندھے پر گرا۔

غزوان دوڑتا ہوا اس کی سمت بڑھا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content!

ٹھیک ہو؟؟"اس کے کندھے پر سے دیوار کا ٹکڑا پیچھے کرتے پوچھا۔"

ٹھیک ہوں میں۔۔"کہتا اس کا ہاتھ جھٹکتا باہر نکل گیا۔"

ابھی اسے کسی چیز کی فکر نہیں تھی یہاں تک کہ آس پاس موجود ان لوگوں کی بھی نہیں جن سے وہ اس قدر بے اعتنائی سے پیش آ رہا تھا۔

غزوان سر کو دائیں بائیں ہلاتے اس کے پیچھے ہی نکلا۔

عمارت سے باہر آتا وہ ادھر ادھر دوڑتا وہاں کا ایک ایک کونا چیک کرتا جنونی ہو رہا تھا۔

"کہاں ہیں آپ عکس؟؟؟ !!ahhh damnn"

چیختا وہ اب اپنی برداشت کھو رہا تھا۔

اکشم اور آبان بھی پہنچ چکے تھے، آبان شانزل کے پاس جھاڑیوں میں چلا گیا تھا۔ لیکن سب بے سود کچھ نہیں ملا تھا اب تک کسی کو۔

جبکہ اکشم نے دایان کے پاس آتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

اس کے ہاتھ رکھنے پر دایان نے سرخ ہوتی آنکھیں مقابل کی جانب اٹھائیں۔

"میں چھوڑوں گا نہیں اس ڈپٹی کمشنر کے بیٹے کو اور جو کوئی بھی اس کے ساتھ شامل ہیں مجھ سے کوئی اچھی امید مت رکھیے گا۔ برباد کردوں گا اسے۔۔"

ماتھے پر انگنت شکنیں، سرخ ہوتی سرمئی آنکھیں، تنی ہوئی کنپٹیاں، اس کی آواز کی سختی اور بکھری بکھری حالت کہیں سے بھی اکشم کو کسی اچھے پیشِ خیمہ کی طرف اشارہ نہیں کر رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اکثم نے کچھ نہیں کہا۔

"اس طرف کچھ بھی نہیں ہے، یہاں تو کسی پرندے کے بھی ہونے کا گمان کرنا مشکل ہے کجا کہ انسان کا، آخر کہاں ہو سکتے ہیں، کہیں ہمیں گمراہ تو نہیں کیا جا رہا؟؟۔۔" آبان باہر آتے اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے بولا۔

"نہیں عکس کی انگوٹھی کے ٹریکر کا خود عکس کو بھی نہیں پتہ ہے، اس کا صرف مجھے اور شانزل کو پتہ تھا، تو یہ ممکن نہیں۔۔ وہ یہیں کہیں ہیں۔۔" دایان نے کہتے نظریں گھمائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہاں وہ دیکھو، وہاں ایک گھر نظر آ رہا ہے، وہ آخری جگہ ہے جو ہم نے چیک نہیں کی۔۔۔" دور جھاڑیاں کروس کر کے دوسری طرف ایک بڑا مگر خستہ حال گھر نظر آیا تھا۔

ایک لمحے کی دیر کیے بنا وہ تیزی سے اس طرف دوڑا۔ اسے بھاگتے دیکھ وہ سب بھی اس کے پیچھے بڑے تھے، وہاں جھاڑیوں کے بیچ لال اینٹوں سے راہدری بنائی گئی تھی جو دور اس پار اس گھر تک جا رہی تھی۔ وہ دوڑا تھا تیز رفتار سے، جیسے اگر قدم رک گئے تو سانسیں بھی تھم

جائیں گی۔۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھتے جا رہے تھے انہیں وہاں سے کچھ قدموں کی آہٹیں سنائی دے رہی تھیں اور کچھ آگے بڑھنے پر کچھ چہرے بھی سامنے آئے۔

راہداری میں کچھ آدمی اسلحے سے لبریز شاید نگرانی پر مامور تھے۔ غزوان نے فوراً سے آگے بڑھتے دایان کو روکا۔

"ویٹ ایسے نہیں۔۔۔ دماغ سے کام لو دایان پلیز!!" اسے سمجھایا تھا۔

اس کی بات سنتے دایان نے کمر میں لگی پسٹل نکال کر لوڈ کی اور آگے بڑھا اس کے ساتھ ہی وہ لوگ بھی آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دایان نے بڑی ہوشیاری سے ایک آدمی کی گردن دبوچتے اس کی گردن پر ایک پوائنٹ پر دو انگلیاں رکھتے اسے بے ہوش کیا۔ ساتھ ہی شانزل اور غزوان نے بھی دو کے سر پر پسٹل مارتے انہیں نیچے گراتے غازی کو اشارہ کیا۔

غازی نے پولس اہلکاروں کو انہیں وہاں سے لے جانے کا کہا۔ اور سب اندر بڑھے۔

گھر میں داخل ہوئے ہی تھے کہ ایک آدمی اندر سے آتا انہیں دیکھ کر اپنی پسٹل دایان پر چلانے ہی والا تھا کہ کھڑکی سے کود کر پیچھے سے آتے یمان نے مکا مارتے اس کی ناک کی نکسیر پھاڑی جس پر وہ بلبلاتا ہوا زمین پر گرا تھا۔ اسے بھی پولس اہلکار اٹھاتے باہر لے گئے تھے۔ بہت ہوشیاری سے وہ لوگ آگے بڑھتے اس کے آدمیوں کو مار گراتے جا رہے تھے۔

آگے بڑھتے یمان کا پیر کسی چیز پر پڑا تھا۔

یہ یہ۔۔ یہ انگوٹھی تو کسی لڑکی کی لگ رہی ہے؟ کہیں یہ۔۔" اس کے کہنے پر دایان نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور عکس کی نیلم کے پتھر والی انگوٹھی دیکھ دایان کی سرخ آنکھیں کچھ نرم پڑیں۔

Clubb of Quality Content!

یہ ان کی ہی ہے۔۔۔"اس کے ہاتھ سے لیتے آہستہ سے بولا۔ اندر سے آتی مانوس سی آواز اس کے آگے کے لفظ سلب کر گئی تھی۔ جیسے لفظ ادا کرے گا اور کچھ چھن جائے گا۔

ایک لمحہ۔۔بس ایک لمحہ لگا تھا۔

اور وہ دروازہ کھولتا بجلی کی کوند کے مانند اندر کی جانب لپکا۔ اس کے عین پیچھے باقی سب بھی اپنی اپنی پسٹلز لوڈ کیے ہوشیار ہوتے اس کے ساتھ ہی اندر داخل ہوئے۔۔ارد گرد کی ہوا جیسے لمحے بھر کے لیے ساکن ہوئی۔۔

لیکن آگے کا منظر سید دایان حیدر شاہ پر آسمان بن کر گرا تھا۔ اکشم نے یک لخت اپنی نظریں پھیریں،غازی کے ہمت بے اختیار پھڑ پھڑاتے کوئی انتہائی لفظ ادا کر گئے تھے جبکہ

یمان اور غزوان کے چہرے پتھر سے سخت ہوتے نگاہیں نیچی کر گئے اور آبان نے اپنی پل میں گھری ہوتی آنکھیں بند کرتے کھولیں۔

سب اپنا چہرہ موڑ گئے تھے،شانزل نے پولس اہلکاروں کو ہاتھ کے اشارے سے اندر آنے سے روکا۔

سامنے کرسی پر بندھا وجود۔۔۔"

دوپٹے سے مُبرا۔۔۔

کھینچاتانی میں آئے زخم لیے جگہ جگہ سے چاک ہوئی قمیض۔۔۔

،حجاب کہیں دور زمین پر بے یارو مددگار پڑا اُس کی قسمت پر نوحہ کناں تھا

اور بکھرے سیاہ بال اُس کی ستم ظریفی پر ماتم کر رہے تھے۔۔۔

Clubb of Quality Content

درد اور پیاس سے نڈھال ہوتے وجود نے پلکیں اٹھاتے مشکل سے وا ہوتی آنکھیں کھولتے اندر آتے لوگوں کو دیکھا۔ سب سے ہوتی نظریں اس لڑکے پر ٹھہری تھیں اور بس اس کے چہرے پر ڈھیروں اطمینان اترتا چلا گیا تھا جو مقابل کی نظروں سے چھپ نہ سکا۔

کون آئے گا تمہیں بچانے ؟؟کوئی نہیں؟؟؟چچ!!کوئی نہیں۔۔"کچھ دیر پہلے بولے گئے" سمیر سہگل کے جملے اس کے کان میں گونجے تھے اور نظریں سید دایان حیدر شاہ کی نظروں سے ملتی حشر برپا کر گئیں تھیں،اس کی لال انگارہ ہوتی نظروں کو دیکھ ایک ہلکی سی مسکراہٹ اس کے بے جان ہوتے لبوں پر رینگ گئی۔

مسکراہٹ سکون کی تھی۔۔۔۔

شکر کی تھی۔۔۔

استہزایہ تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تکان زدہ تھی۔۔یا کیا احساس لیے تھی وہ اندازہ نہیں لگا سکا، مگر سامنے موجود عورت کی یہ مسکراہٹ سید دایان حیدر شاہ کا سینہ چیر کر رکھ گئی تھی۔

وہ جان نہ پایا تھا کہ اس کی خستہ حالی پر مسکرائی ہے یا اپنی مگر جو بھی تھا وہ اس عورت کو کمزور نہیں دیکھ سکتا تھا، اس کی اس حال میں یہ مسکراہٹ اس کے دل پر پہاڑ کی گر رہی تھی۔

کون ہو تم لوگ اندر کیسے آئے ؟؟؟ گارڈز!!!" دایان جو عکس کی سمت بڑھ رہا تھا، دو قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ اگلا قدم سمیر کے جملے نے روکا۔

دایان نے اس حریفِ جاں سے نظریں ہٹاتے اپنی سرخ قہر برساتی انتہا کی حد تک گہری ہوتی سرمئی آنکھیں مقابل پر ڈالیں جو مقابل کا خون خشک کرنے کے لیے کافی تھیں، سمیر سہگل کا کالر پکڑتے جھٹکے سے اس کو کھینچتے اس قدر شدت کا مکا اس کے منہ پر مارا تھا، کہ مقابل کو اپنا پورا جبڑا ہلتا محسوس ہوا۔

بتائیں گے تجھے بہت جلد بتائیں گے کہ ہم کون ہیں۔۔پہلے تو بتا تو نے ہمت بھی کیسے کی" ان کو ہاتھ لگانے کی ڈیم اٹ!!!!" کہتا اس کے پیٹ پر اپنا بھاری بوٹ مارتے اسے درد سے

بلبلانے پر مجبور کر گیا۔ شاید وہ اس کی جان لے لیتا مگر عکس کی کراہ سنتے وہ اسے غزوان کی جانب دھکیلتا خود عکس کے قریب بڑھا۔

"!!آہ!!داااددایانن دایان"

چھوڑ!!! سالے چھوڑ مجھے جانتا نہیں ہے میرے باپ کو!!" اپنے آپ کو غزوان سے چھڑاتے چیختے اس نے ہاتھ اٹھانا چاہا۔ جبکہ اس کا ہاتھ اور آگے کے الفاظ دونوں ہی غزوان کے مکے کی نظر ہوئے تھے۔

عکس کو کرسی سے آزاد کرتے پاس پڑا دوپٹہ اٹھا کر اس کے گرد لپیٹا اور گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھا۔

عکس!! میں یہیں ہوں، آنکھیں کھولیں یار۔۔"اس کے کے گال کو تھپتھپاتے بولا۔"

آگے سے جواب ندارد تھا۔

اس کے سامنے موجود عورت کی یہ حالت اس کے اوسان خطا کیے دے رہی تھی۔ سانسیں کہیں سینے میں جم سی گئیں۔ سانس لینے دشواری ہو رہی تھی اسے۔

Clubb of Quality Content!

باقی سب جو نگاہیں پھیر گئے تھے اب اس طرف آتے سمیر سہگل کے بچاؤ میں آئے آدمیوں کو مار رہے تھے جبکہ وہاں لگا کیمرہ اور ڈرگز سے بھرے انجیکشن دیکھ ان کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

آگے بڑھتے غازی نے کیمرہ چیک کیا جو خالی تھا یعنی وہ اپنی گھٹیا حرکت میں کامیاب نہیں ہو پائے تھے۔

خالی ہے۔۔"غازی کے کہنے پر یمان آگے بڑھا"

سالے کت۔۔۔وڈیوں بنانی تھی؟؟ صبر کر ابھی تیری عبرت ناک وڈیوں پورے سوشل میڈیا پر چلاؤں گا۔۔"اس کا گریبان پکڑتے جھنجھوڑا۔

اکثم نے بھی آگے بڑھتے ایک زوردار تھپڑ سمیر سہگل کے منہ پر جڑا تھا جبکہ اس کا دوست جو خاموشی سے نکلنا چاہ رہا تھا اسے آبان نے پکڑتے منہ پر زوردار ہاتھ کا مکا بناتے مارا۔

"ادھر آ! تو کہاں جا رہا ہے۔۔"

Clubb of Quality Content

عکس! عکس؟؟؟ آپ ٹھیک ہیں؟ کچھ بولیں؟؟؟ آنکھیں تو کھولیں یار۔۔ میری طرف دیکھیں۔۔" ایک بار پھر پوچھتے، اس کی نبض ٹٹولی جو کچھ آہستہ چل رہی تھی۔ چہرے سے بالوں کو سمیٹتے پیچھے کرتے اس کی نظر اس کے چہرے پر موجود انگلیوں کے نشان پر ٹھہری، پھٹا ہوا ہونٹ اور پیٹ پر رکھا اس کا ہاتھ اسے کافی کچھ بتا گئے تھے۔ اس کے رخسار پر انگلیوں کے نشان اس کے اندر ابلتے فشارِ خون کو جوش دلاتے پاگل کر گئے تھے۔

یہ کس نے کیا؟؟" ضبط کی انتہا پر تھا۔"

عکس!!! کس نے ہاتھ اٹھایا ہے آپ پر؟؟؟" اس کے چہرے پر یہ نشان دیکھ وہ جنونی" انداز میں بولا۔ کسی بھپرے ہوئے شیر کی مانند ایسا لگتا تھا کہ چیر پھاڑ کر رکھ دے گا جس نے یہ حرکت کی ہے

اس کی آواز اتنے قریب سے سنتے وہ جو پُرسکون ہوتی آنکھیں موند گئی تھی، اپنی آنکھیں کھول گئی۔

اور سمیر سہگل کی جانب دیکھا۔ اس کی نظروں کے زاویے میں دیکھتے وہ بھوکے شیر کی مانند چنگاڑتا ہوا اٹھا تھا۔

شانزل انہیں دیکھ۔۔"شانزل جو پاس کھڑا تھا اسے کہتا خود سمیر کی جانب بڑھا۔"

وہ جو غزوان کی گرفت میں تھا اسے بالوں سے پکڑتے اپنی سمت موڑتے، پوری طاقت سے اس کے گال پر تھپڑ مارا جس سے مقابل کو اپنے دانت ہلتے محسوس ہوئے اور خون کا ذائقہ پورے منہ میں گھلتا اسے خوفزدہ کر گیا تھا۔

"مجھ مجھے۔۔چھ چھ چھوڑ چھوڑ دو۔۔ کیا لگتی ہے یہ تمہاری۔۔ میرے باپ کو جب پتہ چلے گا تو تمہارا۔۔۔"بہت مشکل سے کچھ الفاظ ادا کرتا وہ اب بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا تھا۔ اور اس کی یہ ہمت دایان کے ساتھ وہاں کھڑے باقیوں کا بھی خون کھولا گئی تھی۔

"وہ زندگی ہیں میری!!!!۔۔"اس کی دھاڑ سے مقابل کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے۔"""

"تیرا باپ پہلے خود تو بچ جائے۔۔"پاس کھڑے غازی نے بھی حصّہ لینا ضروری سمجھا۔"

یہ ہی ہاتھ اٹھایا تھا نا ان پر؟؟ اسی ہاتھ سے۔۔۔۔!!!" جو وہ کہہ بھی نہیں پا رہا تھا سامنے کھڑا "مکرو شخص وہ کر چکا تھا۔ ایک جھٹکے سے اس کا وہ بازو مڑوڑتا توڑ چکا تھا جس سے اس نے عکس کے گال پر نشان رقم کیے تھے۔

"آہ!!!!! مجھ مجھے چھوڑ دو، غلط غلطی غلطی ہو گئی۔۔ جانے دو مجھے۔" بازو کی تکلیف نے اس کے سارے کس بل نکال باہر کیے تھے۔ اب رحم کی بھیک مانگ رہا تھا کہ مقابل کا بپھرا وجود اور خون آشام قہر برساتی آنکھیں اسے خوف سے لرزنے پر مجبور کر گئی تھیں۔ اس کی آنکھوں کی دہشت اسے وہشت میں مبتلا کر گئی تھی۔

تو نے ان پر ہاتھ کیسے اٹھایا؟؟؟؟؟ کیا سوچ کر کیا تو نے یہ!!!!! موت مانگے گا تو۔۔ تجھے" موت بھی نہیں دوں گا۔۔۔" اس کے بالوں کو جڑوں سے پکڑتا ایک بار پھر اس کے پیٹ پر اپنے بھاری بوٹ مارتا چیخا تھا۔

دایان نہیں۔۔ دایان چھوڑو اسے مر جائے گا وہ۔۔ ایسے نہیں۔۔" اکشم نے اسے پیچھے کرنا" چاہا۔ لیکن مجال ہے جو وہ رکا ہو۔

اس کو عبرت کا نشان بنائے گے ضرور بنائیں گے۔۔ پر اس طرح نہیں چھوڑا سے۔۔" اب" کی بار آبان آگے بڑھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اب دایان کے شکنجے میں اس کی گردن آچکی تھی اور عکس کے چہرے پر نشان، بکھرے بال، پھٹا ہونٹ جیسے جیسے یہ منظر اس کی آنکھوں میں آرہا تھا ویسے ویسے اس کی گرفت تنگ ہوتی چلی جارہی تھی۔

سب کے کہنے کے باوجود وہ اسے چھوڑنے پر راضی نظر نہیں آرہا تھا۔اس کی آنکھوں کی سردگی مقابل کو ٹھٹھرا کر رکھ گئی تھی۔

دایان!! چھوڑدو اسے۔۔"شانزل کے سہارے سے اٹھتی وہ اپنے پیٹ کو دباتی بہت مشکل" سے اس تک آئی تھی۔اور اپنے پیٹ پر رکھا ہاتھ درد کی شدت کے باوجود پیٹ سے ہٹاتے اس کے بازو پر رکھ گئی۔

اس کی گرفت ڈھیلی پڑی۔۔۔

آنکھیں بند کر کے کھولتے اپنے غصّے پر ضبط کرتا اس کی جانب گھوما۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مقابل کھڑی اس عورت کی یہ بکھری حالت اس کے لیے نا قابِل برداشت تھی۔ لیکن اس عورت کے ہر حکم پر سر خم کر دینا اس پر لازم و ملزوم تھا اب چاہے وہ حکم اس کے ضبط کو ہی کیوں نہ آزما رہا ہوتا۔

سسی!!! دادایان! بب۔بہتت۔بہت درد۔۔"بہ مشکل کہتی وہ شانزل کے سہارے کے" باجود ڈھلکتی ابھی زمین بوس ہو جاتی اگر مقابل کھڑا شخص اسے صحیح وقت پر تھام نا لیتا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

اس کے ٹوٹے پھوٹے لفظ اور اس کا درد سے تڑپتا وجود دیکھ اس نے شرربار نگاہوں سے سمیر سہگل کو دیکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تجھے تیرے انجام تک میں خود پہنچاؤں گا، ہر ایک لمحے میں اپنے مرنے کی دعا کرنا، کیونکہ تیری زندگی تیرے لیے موت سے بدتر ہونے والی ہے اب۔۔"اس سے کہتے وہ عکس کو اٹھاتا اپنی گاڑی کی سمت بڑھا۔

آپ ہر بار میرا ضبط آزماتی ہیں، ہر بار۔۔ساری دنیا کو بخش سکتی ہیں آپ پر!! پر۔مجھے نہیں۔۔"اس کے چہرے پر موجود نشانوں پر ہاتھ پھیرتے دوسرے ہاتھ سے اس کا دوپٹہ صحیح کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

گاڑی کی بیک سیٹ پر اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔غزوان گاڑی چلا رہا تھا جبکہ باقی سب بھی ساتھ ،ہی نکل چکے تھے شانزل اور یمان ان لوگوں کو لیے پولیس اسٹیشن کی طرف گئے تھے جبکہ اکثم آبان اور غازی اسپتال ہی جا رہے تھے ان کے ساتھ۔

تینوں گھروں میں اکشم نے کال کر کے اطلاع دے دی تھی عکس کی خیریت کی جسے سن کر سب نے چین کا سانس لیا تھا۔

ایک وجود اور تھا جو سکوت اختیار کیے اس رات کی تاریکی میں اپنے کمرے میں عکس کے لیے دعاگو تھا،وہ بھی یہ خبر سن کر سجدے میں گر گیا۔

بے شک ماں کی دعا سے بڑا اولاد کے لیے اور کوئی حصار نہیں ہو سکتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ارحم اور زوہان اسپتال آگئے تھے اور ساتھ ہی عناب اور مہراب بھی آئی تھیں کیونکہ دونوں کو گھر تو جانا ہی تھا تو سوچا کہ عکس سے ملتے ہوئے چلیں۔

under پر دونوں کو یہاں آکر مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تھا کیونکہ عکس کو ابھی
رکھا گیا تھا اور کسی کو بھی ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ observation
ٹریٹمنٹ دے دیا گیا تھا اور کچھ ٹیسٹ کیے گئے تھے جن کی فی الحال رپورٹس نہیں آئی تھیں۔

لیکن دونوں نے باہر سے شیشے کے ذریعے عکس کو دیکھتے خدا کا شکر ادا کیا تھا۔ پورے دن کے بعد اب ان سب کے لیے یہ آرامِ جاں کی گھڑی تھی، ان سب کے چہروں پر چھائی خاموشی میں بھی راحت محسوس کی جا سکتی تھی جو کچھ پل پہلے انہیں عکس کے صحیح سلامت مل جانے پر ملی تھی۔

Clubb of Quality Content!

اکثم جو ابھی ابھی کسی سے فون پر بات کر کے اسی طرف آیا تھا، سامنے مہراب کو دیکھتے واپس اپنی جگہ جا کر بیٹھا جہاں سے وہ اٹھ کر گیا تھا۔

غزوان نے بھی بس ایک سرسری نگاہ ڈالی تھی عناب پر اور رخ پھیر لیا۔ شاید ابھی دونوں میں سے کوئی بھی کوئی تلخ کلامی نہیں چاہتا تھا۔ پہلے ہی آج کا دن سب کے اعصاب پر مشکل گزرا تھا۔

کیسی ہے وہ اب؟ کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹرز؟" دونوں نے آبان سے پوچھا۔ "

بہتر ہیں پر تشدد کیا گیا ہے جس میں ان کے پیٹ پر لگی ہے یا کیا ابھی کچھ کلئیر نہیں ہے پر "جب وہ ہمیں ملی تو پیٹ کے درد میں تڑپ رہی تھیں، ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ باہر تو اتنی گہری چوٹیں نہیں ہیں پر وہ مکمل ہوش میں نہیں آ رہی ہیں اور اگر آتی بھی ہیں تو درد سے تڑپ رہی ہیں، جس سے یہ ہی اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ انہیں اندرونی زخم آئے ہیں۔۔ ٹیسٹ وغیرہ ہوئے ہیں بس دعا کریں رپورٹس ٹھیک آئیں۔۔" آبان نے ساری تفصیل ان کے گوش گزار کی۔

یا اللہ!!!" دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ دونوں کے چہرے پر ایک رنگ" آرہا تھا ایک جا رہا تھا۔ وہ اس وقت کتنی تکلیف میں ہے اس کا اندازہ ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں لگا سکتا تھا۔

وہ تو زرا کچھ زور سے پیٹ پر لگنے سے تڑپ جایا کرتی تھی اور کہاں۔۔۔ دونوں اس سے آگے سوچنا تک نہیں چاہتی تھیں۔

پر ابھی ان کے سامنے کچھ نہیں کہہ سکتی تھیں۔ اپنے آنسو حلق میں اتارتی عناب نے اپنے چہرے کا رخ پھیرا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

،آپ لوگ گھر چلے جائیں کیونکہ ابھی تو آپ لوگ مل نہیں سکتے، تو فضول ہے یہاں رکنا" آپ دونوں بھی رات کی جاگی ہیں، سو پلیز گھر جائیں آرام کریں صبح آجائیے گا تھوڑا آرام کر کے۔" آبان نے ان دونوں سے آہستہ آواز میں کہا۔

"ہمم!! صحیح کہہ رہے ہو، ہم گھر ہی جا رہے تھے مگر پھر سوچا کہ دیکھتے ہوئے جائیں۔ خیر، غازی کہاں ہے؟؟" مہراب نے جواب دیتے ایک مرتبہ اکشم پر نگاہ ڈالی۔ جبکہ عناب نے صرف اثبات میں سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

"جی! غازی چائے لینے کیفے ٹیریہ گیا ہے، بس آتا ہی ہو گا۔۔" مہراب سے کہتے اس نے کیفے ٹیریہ کی طرف جاتے کاریڈور پر نظر ڈالی۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے، پھر چلتے ہیں ہم۔۔" مہراب نے اس سے کہہ کر عناب کو چلنے کا اشارہ کیا۔

"آپ کیسے جائیں گی میم؟" آبان نے ہی بڑھ کر پوچھا۔

مہراب کے ساتھ جاؤں گی۔۔یوڈونٹ وری!!"نرم رویہ اختیار کیا۔"

"نہیں آپ لوگ اکیلے نہیں جائیں گی اس وقت،میں چھوڑ آتا ہوں۔۔"

اکشم۔اور غزوان کے چہرے کے تاثرات صاف بتا رہے تھے کہ وہ دونوں بھی آبان کی بات سے متفق ہیں۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

نہیں بلکل نہیں!میں اور مہراب چلے جائے گے۔۔"جواب عناب کی طرف سے آیا۔"

دایان تو اس سب سے بہر ابنا بیٹھا تھا جبکہ اکشم اور غزوان نے ابرو اٹھاتے ان کی سمت دیکھا۔

میں گھر ہی جا رہا ہوں، چلو میرے ساتھ۔۔اور عناب آپ کو بھی میں چھوڑ دوں گا" آجائیں۔۔"دو ٹوک انداز میں کہتا وہ رکا نہیں تھا۔

میں نہیں جاؤں گی تمہا۔۔آپ کے ساتھ، ہم زوہان کے ساتھ آئے تھے، وہ ہی چھوڑ دے گا" ہمیں۔۔۔"اس نے قطیعت کے ساتھ انکار کر دیا۔ مہراب کو اس کا دھونس بھرا انداز آگ لگا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیوں ان دونوں کو پریشان کر رہی ہو، ابھی آئے ہیں وہ یہاں، رکے گے تھوڑی دیر، بہن" ہے وہ اس کی۔۔اب بغیر کوئی تماشہ کیے خاموشی سے گاڑی میں چل کر بیٹھو ورنہ مجھ سے کسی اچھائی کی امید مت رکھنا۔۔"اس کی بات پر اس کے قدم رکے۔ جو قدم آگے بڑھائے تھے واپس پیچھے لیے۔ اس کے قریب تر ہوتے، لہجے کو حتی الامکان نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

مہراب نے پھرتی سے قدم پیچھے لیتے دونوں کے بیچ فاصلہ استوار کیا۔

عناب پاس کھڑی دونوں کے تماشے سے سخت تنگ آچکی تھی اور اس کے چہرے سے یہ بات صاف عیاں ہو رہی تھی۔ جسے غزوان نے بہت غور سے دیکھا تھا۔ ایک مرتبہ بھی اس نے غزوان کی سمت نظر نہیں اٹھائی تھی۔

مہراب ساتھ چل لیتے ہیں۔ کیا ہو گیا ہے یار۔۔"عناب جواب جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہی تھی، جھکتے اس کے کان میں بولی۔

Clubb of Quality Content

نہیں میں ان کے ساتھ نہیں جاؤں گی اور یہ ہوتے کون ہیں اس طرح مجھ پر دھونس جمانے والے؟؟ میں اس شخص کی موجودگی تک اپنے گرد برداشت نہیں کر سکتی اور تم کہہ رہی ہو

کہ ساتھ جاؤں؟؟پاگل ہو گئی ہو کیا؟؟"مقابل پر اچٹتی نگاہ ڈالتے اس نے عناب کو بھی نہیں بخشا تھا۔اس کے لہجے میں مقابل شخص کے لیے شدید ناگواری در آئی تھی۔

"یہ اسپتال ہے صرف اس بات کا خیال کرتے ہوئے میں تمہیں تمہاری اس بکواس کا جواب نہیں دے رہا ہوں لہذا میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو اس سے پہلے گاڑی میں چل کر بیٹھو۔۔!!"پیشانی پر ان گنت بل سجائے وہ دبے دبے لہجے میں بولا۔

،سامنے جاری گرما گرمی پر غزوان کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔آخر کار کوئی تو تھا جو اکثم میر کو بھی آڑے ہاتھوں لینا جانتا تھا۔۔اوہ،سوری—جانتی تھی۔
غزوان کے چہرے کی مسکراہٹ آبان اور اکثم سے چھپی نہیں تھی۔

آنی پلیز!!!چلی جائیں۔۔"غازی نے پیچھے سے آتے اس کے بازوں پر ہاتھ رکھتے انتہائی" محبت سے کہا۔

وہ سن چکا تھا ان دونوں کی بات اور سمجھ بھی چکا تھا کہ یہاں کیا چل رہا ہے۔

آنی کی جان!! یہ آدمی۔۔"غازی کے اس انداز پر اس کی ساری انا کہیں جا سوئی تھی۔"

"آنی۔۔ آئی نو بہت irritating ہیں پر آج چلا لیں کام دراصل میں دایان کو چھوڑ پلیز!! کر نہیں جانا چاہ رہا ورنہ میں چھوڑ دیتا۔۔"اس کی بات کو بیچ میں ہی روکتے وہ جلدی سے بولا مبادا وہ پھر کچھ تلخ بولتی۔اس کی بات پر اکثم کا سپاٹ ہوتا چہرہ وہ دیکھ چکا تھا۔
مہراب اسکی چلاکی پر اسے گھورتی دایان کی سمت بڑھی۔عناب نے بھی ساتھ ہی قدم بڑھائے۔
جبکہ اکثم نے غازی کی جانب۔

اریٹیٹنگ؟ ہمم؟"اکثم نے تیز نظروں سے اس گھورتے ابرو اٹھائے۔"

”چھوڑ دیں چاچو۔۔ بچہ ہے یار بخش دیں۔۔“آبان نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے اکثم سے کہا۔

”ایک تو مدد کرواور اوپر سے یہ سب، ہنہہ۔۔!!“غازی کا کوئی پرسانِ حال نہیں تھا۔

اکثم سر دائیں بائیں ہلاتے باہر کی طرف چل دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”دایان ڈونٹ وری، شی ول بی فائن، انشاء اللہ! میں بس ابھی کچھ دیر میں آجاؤں گی۔“مہراب کے کہنے پر اس نے آنکھیں کھولتے ان دونوں کو دیکھا۔

ہمم!!" سرمئی آنکھوں کی تھکان ان دونوں سے چھپی نہیں تھی۔ دونوں نے اندر لیٹی لڑکی کی قسمت پر رشک کیا تھا۔

"پریشان نہیں ہو، انشاء اللہ سب رپورٹس ٹھیک آئیں گی۔" عناب نے بھی آگے بڑھ کر اس سے کہا اور ایک نظر کمرے کی جانب دیکھا۔

دونوں ہی اس سے بات کرنے کے بعد باہر کی سمت قدم بڑھا گئیں، پر ایک مرتبہ عکس کو دیکھنا نہیں بھولی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عناب کے ساتھ وہ پیچھے بیٹھی تھی۔ اکثم کو غصّہ تو آیا پر کہا کچھ نہیں۔ جانتا تھا کہ اس وقت یہ بھی غنیمت تھی کہ وہ ساتھ جانے پر آمادہ ہو گئی۔ عناب کی موجودگی کے باعث وہ خاموش رہا۔

راستہ طویل خاموشی کے ساتھ طے ہوا تھا،پہلے عناب کے گھر کے آگے گاڑی روکی۔

اکشم کو اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولنے کے لیے اترتے دیکھ وہ فوراً سے گاڑی کا دروازہ کھولتی اسے روک گئی۔

نہیں پلیز، آپ بیٹھے رہیں۔۔" کہتی جلدی سے اتری مبادا وہ اتر جاتا۔اس کا شکریہ ادا کرتے" گاڑی کا دروازہ بند کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کم اون!نو نیڈ یار۔۔جاؤ اب اندر۔"اکشم کی جگہ جواب مہراب کی طرف سے آیا تھا جسے وہ" بس گھور کر رہ گئی۔جبکہ اس کے یوں کہنے پر اکشم محفوظ ہوا۔

گارڈ کے دروازہ کھولنے پر وہ تیزی سے راہداری عبور کرتی گھر میں داخل ہوئی۔

دبے قدموں سے داریہ کے کمرے کا دروازہ کھولتی اندر آئی۔ کمرے میں چاروں طرف اندھیرا پھیلا تھا۔ درایہ کے قریب جاتے اسے محسوس ہوا کہ وہ اٹھی ہوئی ہے۔
اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ اون کیا اور دوسری طرف سے داریہ کی طرف گئی جس طرف وہ کروٹ لے کر لیٹی تھی۔

داریہ؟؟سوئیں نہیں ابھی تک؟؟"اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا۔"

Clubb of Quality Content

عناب کی آواز سنتے اس نے بے ساختہ اپنا چہرہ تکیے سے اٹھاتے اس کی طرف دیکھا۔ اور داریہ کی سرخ آنسوؤں سے لبالب بھری آنکھیں اور بھیگے گال دیکھ وہ ششدر کھڑی اسے دیکھے گئی۔

"کیا ہوا ہے میری جان؟؟ رو کیوں رہی ہو؟" استفاہیہ انداز میں اسے دیکھتے، عناب نے اس کے گال پوچھتے اسے گلے لگایا۔ داریہ اس کے سینے میں چہرہ چھاپتے بلک بلک کر روتی اپنے بازوؤں کا گھیرا اس کے گرد تنگ کر گئی۔

اپنے گرد داریہ کے بازوؤں کی اس قدر تنگ گرفت محسوس کر عناب کو اپنے حواس سن ہوتے محسوس ہوئے۔ کچھ غلط ہونے کا احساس بہت شدت سے اس کے اوسان خطا کر گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

داری!! میری جان!! پلیز آپی کو بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟ کیوں ڈرا رہی ہو چندا؟؟ بتاؤ تو صحیح؟ ڈر لگ رہا تھا تو چاچو۔۔"عناب کا سہارا پاتی وہ تیز آواز میں تڑپ تڑپ کر روتی عناب کو ڈرا گئی تھی۔

"آگے آ کر بیٹھو۔"عناب کے جانے کے بعد وہ عام سے لہجے میں نظر سامنے ونڈ اسکرین پر رکھتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں اپنی بات دوہرانے کا قائل نہیں ہوں۔۔"آواز میں کچھ برہمی در آئی۔

مگر مقابل کی شانِ بے نیازی، اس کے الفاظ سے بہرہ بنی سڑک پر نظریں جمائے جانے کیا کھوج رہی تھی۔

اس کے اس انداز پر تو آگے بیٹھے مرد کی کنپٹیاں سلگ گئی تھی۔

مہراب آگے آو۔۔"انتہائی ضبط سے کہتے اسٹیئرنگ ویل پر اپنی گرفت سخت کی۔یہ لڑکی" دینا کی واحد انسان تھی جس کے سامنے اکشم میر کے قائدے قانون عادتیں،اصول سب بھر بھری ریت کے مانند ریزہ ریزہ ہو جاتے تھے۔مہراب شمس پر آ کر اکشم میر کی انا تو کیا زات بھی قربان تھی۔

مہراب آخری بار کہہ رہا ہوں،آگے آ کر بیٹھو۔۔"اکشم میر اور تیسری بار بات کا" دوہرانا۔۔حدِ تمام۔

Clubb of Quality Content!

وہ تو اس طرح بیٹھی تھی کہ جیسے اس کے علاوہ اس گاڑی میں کسی اور کی موجودگی ایگزیسٹ ہی نہیں کرتی۔چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک۔

مہراب!! آگے آکر بیٹھو۔۔!!" اب اس کی نظریں سامنے لگے رئیر ویو مرر پر جاتے پیچھے" بیٹھی قرارِ جاں پر مرکوز ہوئیں۔ غصّہ تو بہت آرہا تھا اس کی ہٹ دھرمی پر۔۔ مگر اس عورت کی طرف اٹھتی اس کی نگاہوں کا دلرافتہ تاثر بتا رہا تھا کہ غصّہ لمحے میں زائل ہو چکا ہے جبکہ چہرے کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

اکثم میر مہراب شمس کو جلتی نگاہوں سے دیکھے تو خود نہ راکھ ہو جائے۔

نہیں بیٹھوں گی، چاہے دس دفعہ ہی کیوں نہ بولو تم، میں آگے آکر نہیں بیٹھوں گی کبھی نہیں" بیٹھوں گی۔۔ اور اب میرا نام بھی نہیں لینا اپنی زبان سے۔۔" ایک لحظے میں اس کی طرف منہ پھیرتی وہ چبا چبا کر لفظ ادا کر رہی تھی اور حیرت کی بات تو یہ تھی کہ اکثم کے چہرے پر پہلے سے تنے ہوئے تاثرات اور سخت ہونے کے بجائے ڈھیلے پڑے تھے اور لب ہلکی سے مسکراہٹ میں ڈھلے۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

یہ کیا پاگل ہو گئے۔۔"اپنے آپ سے کہتے وہ یکدم اپنی آنکھیں میچتی اپنے آپ کو" سرزنشت کرتی رکی۔

آگے بیٹھے شخص کی گہری ہوتی نظریں اسے جلد ہی اپنی غلطی کا احساس دلا گئیں۔جلد بازی میں غصّے میں وہ اسے "تم" کہہ کر مخاطب کر گئی تھی۔

کوئی اور مرد ہوتا تو "تم" پر اس کو اپنی توہین لگتی پر یہاں سامنے اکشم میر تھا جسے سکون ملا تھا،بے تحاشا سکون۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا پیچھے بیٹھی قرارِ جاں کے اس انداز کا مطلب۔۔ اس کا خول ٹوٹ رہا تھا۔

پاگل ہو گئے ہیں کیا؟؟اچٹتی نگاہ اس پر ڈالتے غرائی۔اس کی مسکراہٹ اسے آگ ہی تو لگا گئی تھی۔"

Clubb of Quality Content

آگے بیٹھے اکھڑ مزاج شخص کی مسکراہٹ اور گہری ہوتی چلی گئی۔ کوئی یقین نہیں کر سکتا تھا کہ اکثم میرا نٹیلیجنس کا روڈ شارپ شوٹر اس طرح مسکرا بھی سکتا ہے۔

اپنی مرضی سے باتوں کو اخذ کر لینے والے ہمیشہ خسارے میں رہتے ہیں مسٹر۔۔ اور آپ تو پہلے ہی سارے کے سارے خسارے میں ہیں۔۔۔" کاٹ دار لہجے میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی وہ واقعی اس کے چہرے پر بکھری مسکراہٹ بڑی بے دردی سے نوچ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مقابل کے تاثرات تنے ضرور مگر نظریں ابھی بھی اسی پر تھیں۔ اس کے لبوں کو یوں یکدم سمٹتے دیکھ وہ ایک پل کے لیے مجسمہ سی بنی اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔ کچھ لمحے یوں ہی سرکتے گئے۔ وہ چاہ کر بھی نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی، اس شخص کو جس قدر عزیت دینا چاہتی تھی اتنا ہی خود کو تکلیف پہنچا بیٹھتی تھی۔ عذاب بن گیا تھا یہ شخص۔

ایک آخری نگاہ اس پر ڈالتے وہ اپنی نظریں پھیر گیا۔

سامنے سڑک پر نظریں ڈالتے گاڑی اسٹارٹ کی۔

ساتھ ہی دائیں ہاتھ سے سے سگریٹ نکالتے لبوں میں دباتے لائٹر جلایا۔ سلگتی سگریٹ دو انگلیوں کے بیچ دبائے کہنی گاڑی کے دروازے پر ٹکاتے وہ اب ڈرائیو کرنے میں مگن تھا۔ سلگتی سگریٹ سے اپنے سلگتے دل کی شدت کو کم کرنا چاہا۔

مارے تحیر کہ وہ آنکھیں پھاڑے اسے گھورنے لگی،اس کا تو دماغ بھک سے اڑا تھا اس کی حرکت پر۔ وہ تو سگریٹ چھوڑ چکا تھا آخر، کیسے؟ کب؟؟ دوبارہ؟؟

گاڑی روکیں ں ں۔۔!!!"لب بھینچتے دبی دبی آواز میں بولی۔ مقابل کے ہاتھ میں سلگتی" سگرییٹ اسے جلا کر خاکستر کر گئی تھی۔ زہر لگتی تھی یہ عادت اس شخص کی اسے۔ وہ بہت

اچھی طرح سے جانتی تھی کہ وہ یہ سب جان بوجھ کر کر رہا ہے لیکن وہ چاہ کر بھی اس کی یہ حرکت نظر انداز نہیں کر پا رہی تھی۔

فرمابرداری کا ثبوت دیتے وہ گاڑی ایک جھٹکے سے روک گیا۔اب کی بار اس کے چہرے پر صرف اور صرف اطمینان تھا۔ رئیر ویو مرر سے اس کی جانب دیکھتے استفاہیہ انداز میں آئی برو اٹھائی۔

بیگ اٹھاتے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور باہر آئی،شدید غصّے میں چلتی آگے کا دروازہ کھولتی اندر بیٹھتے اپنا غصّہ اس کی گاڑی پر نکالتے دروازہ دونوں بار اس قدر زور سے بند کیا تھا کہ ڈرائیونگ سیٹ پر اس سے بے نیاز بیٹھے شخص نے بے اختیار اس کی جانب دیکھا۔ گاڑی کے دروازے کی قسمت پر اسے افسوس ہوا۔

،آگے آ کر بیٹھتی بالوں سے کلپ نکالتے مفلر نما دوپٹے پر لگاتے،بالوں میں ہاتھ پھیرتی خاموشی سے گاڑی کی سیٹ سے سر لگاتی آنکھیں موند گئی۔

اس وقت کہیں سے بھی وہ تھوڑی دیر پہلے گاڑی کے دروازوں پر شامت ڈھاتی حملہ آور خاتون نہیں لگ رہی تھی۔

وہ بھی گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے گاڑی اسٹارٹ کرنے سے پہلے اس کے گاڑی سے نکلنے پر بجھائی سگریٹ پھینکنا نہیں بھولا تھا۔ وہ آج بھی اس کے معاملے میں صحیح تھا۔ وہ آج بھی اسے اس سے بہتر جانتا تھا۔

سگریٹ کی بدبو محسوس نہ کرتے اس نے زرا سی آنکھیں کھولتے اس کی سمت دیکھتے یقین دہانی کرنی چاہی۔ اس کے ہاتھ میں سگریٹ نہ دیکھ وہ سکون سے آنکھیں دوبارہ بند کر گئی۔

Clubb of Quality Content

”نام نہیں لیں آپ ان کا!!!! آاا آپ آپ جان تی جانتی نہیں ہیں انہہ انہوں نے انہوں نے آج کیا کک کچ کچھ نہیں کہا ہے آپ کے آپ کے بارے میں آپی۔۔ میں کہتی تھی نا آپ

سے ووووہ وہ ہم سے ک کوئی کوئی پیار نہیں کرتے وہ سب بب. بہت. بہت برے ہیں، سب یہاں ہمارا اتما تماشہ لگا کر گئے ہیں اور آپ آپ کے بارے میں۔۔۔ آپی بابابابا ہو ہوتے تو چاچو کبھی یہ سب نہیں کرتے۔۔" آنسوں تھے کہ رک نہیں رہے تھے، بہ مشکل ہچکیوں کے ساتھ اسے سب بتانے لگی۔

اچھا اچھا، میرا بچہ تم پہلے چپ تو ہو، میری جان ایسے تھوڑی نا روتے ہیں، آپی کی اسٹرانگ" بیٹی ہے نادار یہ؟ اسٹرانگ بچے ایسے تھوڑی نا روتے ہیں۔۔" چپ کرواتے اسے پانی پلانے کی کوشش کی۔ جبکہ اس کے خود کے حواس سلب ہوتے جا رہے تھے کہ آخر ایسا کیا ہوا، اس کے پیچھے کہ جس سے اس کا یہ حال ہوا ہے۔ اسے اب اپنی حماقت کا احساس ہو رہا تھا، اسے داریہ کو اکیلے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا۔

مشکل سے کچھ گھونٹ بھرتے اس نے گلاس پیچھے کر دیا۔ عناب نے بھی خاموشی سے گلاس واپس رکھا۔ اس کی ہچکیاں اب رک چکی تھیں اور رونے میں بھی کچھ کچھ کمی آچکی تھی۔ اس کا سر آہستہ آہستہ سہلاتے دوسرے ہاتھ اس کے گرد پھیلائے وہ اسے بہلانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔

"آپی انہوں نے آپ کو۔۔ آپی آپ کو پتہ ہے چاچی بھی تھیں وہ بھی خاموش کھڑی تھیں کچھ نہیں بولیں اور وہ آیت وہ ہنس رہی تھی آپی ہماری تضحیک پر ہنس رہی تھی۔۔۔" عناب کو ساری باتیں بتاتی وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اس کی باتوں پر عناب کا چہرہ اہانت کے احساس سے لال ہوتا چلا جا رہا تھا۔ زمین تنگ ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔ اس قدر گھٹیا باتیں کوئی اپنے مفاد کے لیے اتنا کیسے گر سکتا ہے وہ بھی اپنے خون کے رشتوں کے لیے۔ حمدان صاحب کے لفظ اس پر آسمان کی طرح گرے تھے۔ ایک لمحے کے لیے اس کا ذہن ماؤف ہوا لیکن اگلے ہی پل اپنے بے آواز گال پر

Clubb of Quality Content!

لڑھکتے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتی وہ نارمل ہو چکی تھی۔ داریہ کے لیے اسے نارمل ہونا تھا۔ اپنی بہن پر وہ ان شریف زادوں کی گندگی کا ایک دھبہ بھی نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی۔ جو وہ کرنا چاہ رہے تھے وہ تو کبھی نہیں۔ آج تک نہیں ہونے دیا تھا تو اب کیا ہونے دیتی۔ ایک تلخ مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی جسے دیکھ داریہ کو اس کے پاگل ہونے کا گمان ہوا تھا۔

آپی؟ آپ ٹھیک ہیں؟؟" داریہ نے چہرہ اونچا کرتے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہاں میرا بچہ، اب ان کے ٹھیک ہونے کا وقت ختم ہونے والا ہے، تم اتنی سی بات پر ایسے" روئی ہو؟ بہادر بچے ایسے ہوتے ہیں کیا؟؟ اور بابا ہوتے تو لوگ ہمارے ساتھ کیسے ہوتے ، اور کیسے نہیں ہمیں یہ سوچنے سے زیادہ یہ سوچنا چاہیے کہ بابا ہوتے تو ہمیں کیسا دیکھنا چاہتے ہمیں کیسا بنانا چاہتے، اور بابا ہمیں کمزور تو کبھی نہیں دیکھنا چاہتے یہ میں سو فیصد یقین سے کہہ

سکتی ہوں، نالائق لڑکی!!" اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی۔
ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوئی کسی بات کا شائبہ تک نہیں تھا اس کے چہرے پر۔

"جی نہیں! میں بہت بہادر اور لائق بیٹی ہوں۔" آنکھیں چھوٹی کرتے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے
بستر پر گھٹنوں کے بل بیٹھتی لڑاکا عورتوں کی طرح بولی۔

"تو ثابت کرو لڑکی، ایسے تو نہیں مانوں گی میں۔۔" عناب نے جان بوجھ کر آج اس طرح
کہا تھا، وہ ہر وقت تو اس کے ساتھ نہیں رہنے والی تھی، زندگی کا کچھ پتہ ہوتا ہے کیا۔۔

"اوکے اب میں آپ کو دکھاؤں گی کہ میں بلکل آپ جیسی ہی ہوں۔۔" آئی بروز ناک کے
اوپر ماتھے پر سمیٹتی بولی۔

ہاں بلکل وہ تو ہو، پر آپی سے زرا۔۔۔زیادہ پیاری ہو۔۔"اس کی چھوٹی سی ناک دباتے ہنستے ہوئے بولی۔

آپی، آئی لو یو سو مچ!!!۔۔"اس کے گلے لگتے محبت سے بولی۔اس کے دل موہ لینے والے انداز پر عناب کو ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

آپی کی جان!!"عناب نے اسے اپنے بازوؤں میں بھینچتے اس کے بالوں پر لب رکھے۔ دونوں بہنوں کے لیے ایک دوسرے کی موجودگی کے لمحات،راحت بخش لمحات تھے جس میں وہ سب دکھ درد بھول کر خوش رہتی تھیں۔داریہ کے چہرے پر طمانیت بھرے تاثرات دیکھ اس کے دل میں سکون اترا۔

Clubb of Quality Content

ہر چیز برداشت تھی، لیکن اپنی بہن پر ایک نگاہ بھی برداشت نہیں، بہت غلط کیا ہے آپ لوگوں نے۔۔ بہت غلط۔۔" اسے بستر پر لٹاتی، خود واش روم کی طرف بڑھی گئی۔ فریش ہو کر وضو کر کے آتے دوپٹہ نماز کے لیے باندھتے زرا سا پردہ ہٹاتے اندازہ کرنا چاہا کہ فجر کی نماز کا وقت ابھی باقی ہے یا قضا ہو گئی۔ ہلکی ہلکی سیاہی آسمان میں اب تک گھلی اسے نماز کے قضا نہ ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔

اے میرے پروردگار! مجھ پر رحم کر، آپ کو حضرت مریم کی پاکی کا واسطہ میری اور میری بہن کی عزت کی حفاظت کریں اور ہم پر اپنا کرم اسی طرح سلامت رکھیں جیسے آج تک رکھا ہے۔۔ اللہ تعالیٰ! مجھے ہمیشہ سیدھے راستے پر رکھیں اور ہمت دیں، بے شک آپ کسی انسان کو اس کی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتے، اور بے شک کہ آزمائش میں ڈالنے اور نکالنے والی صرف آپ کی زات ہے، آپ کو آپ کے حبیب کا واسطہ، اہلِ بیت (ع) کا واسطہ میری بہن سے ہر دکھ، تکلیف دور کر دیں، پلیز! اس کی زندگی خوشیوں سے بھر دے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میرے رب!!!وہ بہت معصوم ہے،ابھی چھوٹی ہے۔۔"وہ روتے ہوئے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے محوِ دعا تھی۔

"بابا!مجھے معاف کر دیں،میں اس گھر کو شاید جوڑ کر نہیں رکھ پائی۔۔میں داریہ کے ساتھ ہوا یہ رویہ برداشت نہیں کر سکتی،مجھے پتہ ہے اگر آپ ہوتے تو آپ بھی نہ کرتے،میں چھوٹی ہوں بابا لیکن میں کیا کروں!!!آج آپ نے داری کی حالت دیکھی نا???بابا میں اپنی بہن پر کچھ برداشت نہیں کر سکتی،نہیں کر سکتی بابا!!!۔۔"آج کافی دن بعد وہ اس طرح پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی لیکن بے آواز،وہ داریہ کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی۔پہلے ہی مشکل سے سوئی تھی۔

--

صبح کی روشنی دھیرے دھیرے افق پر پھیلتی ایک نئے دن کی بشارت سنا رہی تھی۔ ہوا میں رچے پھولوں کی مہک اور پرندوں کی مترنم چہچہاہٹ پروردگارِ عالم کی قدرت کا ایسا دل نشیں منظر تخلیق کر رہی تھیں کہ دل خود بخود سجدۂ شکر میں جھکنے کو چاہتا تھا۔

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"(آلِ عمران:190)

اسلام و علیکمممم!!!اماں آپ صبح صبح؟؟"

What a pleasant surprise!! "

زین جو ابھی فرقان یزدانی کے کمرے سے آیا تھا،داخلی دروازے سے مہربانو بیگم کو آتا دیکھ انتہائی پرتپاک انداز سے ان کی سمت بڑھا۔

آپ نے بتایا نہیں،میں آپ کو لینے آجاتا۔"ان کے ہاتھ چومتے گلے لگا۔"

اماں کی آنکھوں کا سکون!! اماں جانتی ہیں کہ میرا بیٹا بہت بزی رہتا ہے،اس لیے تنگ" کرنا ٹھیک نہیں سمجھا ویسے بھی یہ جو مسٹنڈوں کی فوج لگائی ہے ناتم نے، یہ میرے آگے پیچھے ہی منڈلاتے رہتے ہیں۔۔"اس کے ماتھے پر پیار کرتے سر پر ہاتھ پھیرا۔

کتنے روکھے بال ہو رہے ہیں؟ بلکل خیال نہیں رکھا ہے اپنا، مجھے بھی وہاں بھیج دیا ہے، اور" "!!خود بس آفس، گھر کی زمہ داریوں اور سیاست میں کھو گئے ہو، کبھی اپنا سوچا ہے میری جان وہ اسے مصنوعی گھوری سے نوازتے پریشان ہوئیں۔

اماں!! یہ سب چھوڑیں، ادھر آئیں آپ یہاں بیٹھیں تھک گئی ہونگی۔۔"انہیں" کندھوں سے پکڑتے صوفے پر بٹھاتے خود بھی ان کے ساتھ برابر میں بیٹھا۔

ناشتے میں کیا کھائیں گی؟ میں ابھی بنواتا ہوں گل سے کہہ کر۔۔بتائیں؟؟"وہ ان کے" آنے پر بہت خوش تھا۔ بچپن سے جو مہربان آنچل ملا تھا وہ مہربانو بیگم کا ہی تھا۔اس کی زندگی کا مخلص رشتہ۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں میں ناشتہ کر کے آئی ہوں، تم بتاؤ کیا کھاؤ گے، میں آج خود بناؤں گی اپنے بیٹے کے لیے۔" کہتی وہ اٹھنے لگی تھیں جب اس نے روکا۔

"نہیں اماں! آپ آرام کریں میں ناشتہ آفس میں کروں گا، الیکشن ہونے والے ہیں تو بہت کام ہیں اور ایک اہم میٹنگ بھی ہے سو پلیز، آپ ابھی آرام کریں دادا سے ملیں، میں اور ساحل آپ سے شام میں ملے گے۔ ساحل بھی گھر پر نہیں ہے اس کے دوست کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا رات میں، تو وہیں ہے۔" کہتے ان کے ماتھے پر پیار کرتے متوازن قدم چلتا دروازے سے باہر نکلا۔

"اس کی زندگی میں سکون لکھ دے میرے رب!!" مہربانو بیگم کے لب اس کے لیے دعا گو ہوئے۔

وہ ابھی نہا کر واش روم سے نکلی تھی اور اپنے گیلے بال سکھا رہی تھی جب کسی نے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔

کون؟؟" تولیے میں بال لپیٹتے وہ دروازے کی سمت بڑھی۔"

آنی، میں ہوں ذیب!" زیب نے دروازہ ناک کرتے کہا۔"

آؤ!!" اس کے دروازہ کھولنے پر وہ اندر آئی۔"

مہراب نے دروازہ کھول کر بالوں کو تولیہ سے آزاد کرتے کمر پر کھلا چھوڑا، آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے چہرے کا جائزہ لیا اور لوشن نکالتی لگانے لگی۔ اس کی جلد بہت زیادہ ڈرائے تھی اور زرا سی بھی فضا میں شروع ہوتی خنکی اس کے لیے مصیبت بن جاتی تھی۔ وہ خاموشی سے اپنے کام میں مگن تھی، ایک آدبار اسے دیکھ لیتی تھی۔ زیب جو اس کے بیڈ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھی تھی اس کے دیکھنے پر بھی کوئی تاثر دیے بنا خاموشی سے ٹک ٹکی باندھے اس کی ایک ایک حرکت کو بہت غور سے دیکھتی رہی۔ اس کے انداز مہراب کو بہت کچھ بتا رہے تھے۔

"کیا ہوا؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ کچھ کہنا ہے؟" ہاتھوں پر لوشن لگاتے وہ اس کی طرف پلٹی۔

"آنی! آپ کو پتہ ہے، آپ بہت پیاری ہیں، بہت حسین ہیں، جب آپ ہوتی ہیں نا سامنے تو نگاہ کہیں اور جاتی ہی نہیں ہے، اپ کو پتہ ہے میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں بہت زیادہ، مجھے آج تک کوئی عورت اس قدر خوبصورت نہیں لگی جتنی آپ، آپ کا انداز، آپ کے طور طریقے، آپ کا اٹھنا بیٹھنا، آپ کا ہنسنا، آپ کا غصّہ کرنا، آپ کے بات کرنے کا انداز، آپ کو پتہ ہے؟ آپ جب دل سے مسکراتی ہیں نا تب آپ کی یہ شہد رنگ آنکھیں رنگ بدلتی کانچ سی ہو جاتی ہیں، آپ کے یہ شہد رنگ بال جنہیں جب میں چھوٹی تھی تو، سمجھتی تھی کہ آپ ڈائی کرواتی ہیں پر پھر کسی نے بتایا کہ یہ اصلی ہیں، اور سب سے حسین آپ کی اس ناک میں چمکتی یہ فیروزے کی لونگ یہ بہت مسحور کن ہے، سامنے والے کی نظر پڑے اور سحر میں کرلے۔" بنا پلکے جھپکائے وہ اسے تکتے کسی طلسم میں کھوئے ہوئے سے انداز میں کہتی چلی جا رہی تھی۔

مہراب شمس اپنے سامنے کھڑی اس چھوٹی سی لڑکی کو ششدر کھڑی دیکھے گئی۔ اتنی باریک بینی سے اس نے کب اس کا جائزہ لیا تھا۔ سب بچے کسی نا کسی سے مرعوب ہوتے ہیں لیکن اس حد تک؟ اس حد تک کہ جیسے ایک ایک حرکت کو قید کر لیا ہو؟؟ ایسا لگتا تھا کہ ذیب میر نے مہراب شمس کو حفظ کر لیا تھا۔

"زیب!!" مہراب کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

ہمم!! مجھے مہراب شمس حفظ ہے، مجھے تو کیا غازی کو بھی حفظ ہے، کیونکہ جب ہم آپ کے ساتھ ہوتے تھے تب بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے اور جب اس شخص کے ساتھ ہوتے تھے جس سے شاید آپ شدید نفرت کرتی ہیں تب بھی آپ ہی ہمارے ارد گرد ہوتی تھیں، آپ کی باتیں، آپ کے بال، آپ کی ہنسی، آپ کا غصّہ۔۔ ہاہاہا غصّہ؟؟ غصّہ تو بہت کم۔۔ ہمیں تو صرف مہراب شمس کی خوبیاں یاد کروائی جاتی تھیں، مہراب شمس وہ لفظ ہے جسے ہم بچپن سے سنتے، سمجھتے اور پڑھتے آرہے ہیں، اور کہتے ہیں نا کہ صحبت کا اثر ہوتا ہے بلکل ہوتا ہے اور بہت اسٹرانگ ہوتا ہے، اس شخص کے ساتھ رہتے ہم بھی مہراب شمس سے جنون کی حد

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تک محبت کرنے لگے، محبت تو پہلے ہی بہت تھی مہراب شمس سے لیکن اس شخص نے زندگی کا دوسرا نام مہراب شمس کو بنا دیا۔ اب آپ بتائیں کہ میں کیا کروں، جس نے مجھے مہراب شمس حفظ کرائی اس کے حافظے سے مہراب شمس کیسے بھلاؤں۔۔بتائین نا آنی!! "پلیز!! آپ بہت ذہین ہیں پلیز مجھے بتائیں آنی!!۔۔

مہراب کو سانس لینے میں دشواری ہوئی، بے ساختہ چند قدم پیچھے لیتے وہ آئینے کی طرف مڑتی ڈگمگاتے قدموں سے اپنا رخ پھیر گئی۔

دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوتی چلی گئی۔۔وقت جیسے تھم سا گیا ہو۔۔زیب کے الفاظ اور چہرے کی یاسیت اسے قدم پیچھے لینے پر مجبور کر گئے تھے۔۔اس کے لیے زیب کا یہ انداز انتہائی غیر متوقع تھا۔

نہایت ضبط کے باوجود اس کی آنکھ سے ایک آنسو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے اس کے ہاتھ پر گرا جو زیب کی آنکھوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”اس شمس مہراب کہ ہیں کہتے وہ ،آتا نہیں سمجھ تو انہیں سمجھاؤں بھی کچھ میں!! آنی نا بتائیں قابل ہے کہ اس کے لیے کچھ بھی چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اکثم میر کو بھی۔۔وہ کہتے ہیں کہ مہراب شمس کسی پر بھی اپنی محبت غالب کر دینے کا ہنر رکھتی ہے۔۔اس شخص کو کیسے اس سحر سے آزاد کرایا جائے؟کوئی تو حل ہو گا نا؟؟کوئی اسم،کوئی دوا،کوئی دعا کچھ تو؟؟“سرد آنکھوں میں تیرتی نمی کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔آج یہ معرکہ سر کرنے کا سوچا تھا تو اب قدم پیچھے نہیں لے جا سکتی تھی۔لیکن کیا کرتی یہ آنکھیں جو اکثم میر کی تکلیف پر ضبط کھو بیٹھتی تھیں۔

”اس شخص کے لیے یہ مشکل نہیں ہے زیب،وہ خود مہراب شمس کو دنیا کے آگے بے مول کر چکا ہے اور بے مول ہوئی چیزیں ہوں یا انسان ان کو بھلانا مشکل نہیں ہوتا میری جان۔۔“متوازن قدم اٹھاتی وہ اس کے قریب آئی اور اس کے گال پر ہاتھ رکھتے بولی۔ چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا۔کوئی طنز،تکلیف کچھ بھی نہیں۔

زیب نے اس کے جواب پر اپنی آنکھیں بند کرتے کھولیں اور کچھ بولنے کے لیے لب دوبارہ کھولے ہی تھے پر سامنے وہ بے تاثر وجود اب موجود نہیں تھا۔ اس کی نظر بیڈ پر گئی جہاں اس کے کپڑے موجود نہیں تھے پھر نظر واش روم کے بند دروازے پر گئی۔

ایک سانس ہوا میں خارج کرتی وہ مرے مرے قدموں سے باہر نکل آئی۔

،کوئی اسم پھونک، کوئی دعا کر

، کہ بہت ہوا اب اس درد کی دوا کر

سیاست کا ابھرتا ہوا رہنما، با اثر سیاسی شخصیت، سید دایان حیدر شاہ کی کزن جو کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں، پروسیکیوٹر عکس حیدر شاہ کل رات اغوا ہو چکی تھیں ابھی اس وقت سٹی اسپتال میں زیرِ علاج۔۔" آگے کے لفظ ابھی پورے بھی نہیں ہوئے تھے جب ایک زوردار مکا اس کے منہ پر پڑتا آگے کے الفاظ اس کے منہ میں ہی دفن کر چکا تھا۔

اسپتال کی حدود کے اندر شہر کے معروف و مشہور نیوز چینل والوں کا جھرمٹ لگا ہوا تھا اور سب کے لبوں پر یہ نیوز اس کے تن بدن میں آگ لگا گئی تھی۔

ی یہ یہ لگک کیا بدتمیزی ہے؟ آپ ایسے۔۔"اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتا" رپورٹر بہ مشکل بولا۔

ایک لفظ اور بولا تو اس ملک کے ایک ایک چینل پر تیری عبرت کی خبر نشر کی جارہی ہوگی۔۔"ایک اور جاندار مکا اس کے منہ پر جڑتے اسے گریبان سے پکڑتے وہ اپنا ضبط کھو رہا تھا۔

ان سب کی ریکارڈنگز چیک کرو۔۔"اس کے کالر سے ماوتھ پیس، شرٹ سے خفیہ کیمرا کھینچ کر نکالتے ہوئے پھنکارا۔

آبان اور غازی نے سب کے موبائل فونز اور کیمراز چیک کیے جو گارڈز پہلے ہی ضبط کر چکے تھے۔

ایک ایک کی تلاشی لو!!!"غزوان نے غراتے ہوئے گارڈز کو دیکھتے کہا۔"

ناولز کلب
Club for Quality Content

میڈیا کے ساتھ آپ لوگ ایسے۔۔"ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر کچھ بولنا چاہا۔

"جہاں اس میڈیا کی طاقت ختم ہوتی ہے نا! وہاں سے میرے اختیارات شروع ہوتے ہیں۔۔سوچ سمجھ کر بولنا۔۔"دایان نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا تھا۔مقابل کی آنکھوں میں جلتے شعلے اس کے الفاظ جلا کے خاکستر کرتے اسے کپکپانے پر مجبور کر گئے۔

چند منٹ لگے تھے انہیں یہ نیوز ہر جگہ سے مٹانے میں،اپنے اختیارات کا استعمال کرتے اس نے خبر نشر نہیں ہونے دی تھی۔ایک پل میں سب تھم گیا تھا۔اسپتال میں مچی افراتفری،شور شرابہ سب پُرسکون ہو چکا تھا۔

"میڈیا تک یہ بات کیسے پہنچی آخر؟؟ ہم میں سے کسی نے یہ بات کہیں نہیں کی،جو کچھ کیا گیا بہت خاموشی سے کیا گیا تھا پھر یہ سب کیسے۔۔؟؟"غزوان نے کہتے دایان کو دیکھا۔

"یہ اس فردین سہگل کی ذلالت ہے،،بہت غلط حربہ آزمایا ہے،اس نے خود اپنی بربادی کو دعوت دی ہے۔۔"دایان نے پوری طاقت سے کہتے ہاتھ دیوار پر مارا تھا جیسے سامنے دیوار نہیں فردین سہگل ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیا ہو گیا ہے؟؟ پاگل ہو گئے ہو کیا؟؟ پیچھے ہٹو، اندر چلو۔۔ کیا حال کر لیا ہے ہاتھ کا۔۔" دایان ہیوسم برین یار۔۔"آبان نے اسے پیچھے کرتے اس کا ہاتھ پکڑتے دیکھا جو پہلے ہی پچھلے کچھ زخموں کی وجہ سے سوج رہا تھا، اس کا زخم تک کھل چکا تھا۔۔

منہ سے کم ہاتھوں سے زیادہ بات کرتا ہے، پاگل انسان۔۔"غازی نے بھی آگے بڑھتے اپنا" حصّہ ڈالا۔

اس کی باتیں اسے ماضی کی یاد دلا گئیں۔

ماضی

"یہ کیا حرکت ہے دایان؟؟"

"کیا؟ کیا حرکت ہے؟؟"

"تم جانتے ہو، میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں۔"

"نہیں میں نہیں جانتا، آپ بتا دیں۔"

دایان اب تم مجھے غصّہ دلا رہے ہو، آغا جان کی اور میری نرمی کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھاؤ۔۔"

"ورنہ مجھے بہت اچھے سے دماغ درست کرنا آتا ہے۔۔

"یار ایک تو یہ آپ اپنے بڑے پاپا کی طرح بات مت کیا کریں مجھ سے۔۔اور دوسرا یہ کہ اس نے پہلے ہاتھ اٹھایا تھا،وہ الگ بات ہے کہ اس کے ہاتھ میں وہ دم نہیں تھا کہ سید دایان حیدر شاہ تک پہنچ پاتا۔۔"اب تک کی گفتگو میں پہلی بار اس نے سر اٹھا کر اپنی نظریں اس کے چہرے کی سمت کیں۔

"منہ سے بات کر کے بھی مسلے حل ہوتے ہیں،یوں تمہاری طرح ہاتھوں سے بات کر کے کرنا ضروری نہیں ہوتا ہے۔"عکس نے اسے سمجھانا چاہا۔وہ آج پھر کسی سے لڑ کر آیا تھا۔ اس کا غصّہ دن بہ دن بڑھتا چلا جا رہا تھا، آئے دن اس کی کوئی نہ کوئی حرکت شکایت سننے کو ملتی۔احتشام صاحب بہت غصّہ تھے پر بول کچھ نہیں سکتے تھے کیونکہ عکس صاحبہ کو بلکل پسند نہیں تھا دایان حیدر شاہ کے ساتھ اس قدر سختی برتنا۔وہ کہتی تھی کہ وہ اسے سمجھا لے گی پر آج وہ خود بھی کافی غصّہ تھی۔

"آپ تک میری یہ خبریں پہنچاتا کون ہے ویسے؟؟"

"بھولو نہیں جس یونیورسٹی میں تم پڑھتے ہو میں بھی وہیں ہوتی ہوں۔۔"

اوکے اوکے، پر پہلے اس نے ہاتھ اٹھایا تھا اور جو کچھ وہ بکواس کر رہا تھا اس پر میری"

"برداشت سے باہر تھا۔۔میں نے صرف بدلے میں ہاتھ اٹھایا۔۔

یہ بکواس نہیں کیا کرو میرے ساتھ کہ پہل اس نے کی تھی تو اس نے کی تھی، تم اپنی بات"

کیا کرو مجھ سے کہ تم نے کیا کیا؟اور چلو اگر ابھی میں تم پر ہاتھ اٹھاؤں تو تم مجھے بھی پلٹ

کر مارو گے،اتنی ہی برداشت۔۔۔"وہ غصّے میں بولتی چلی گئی۔روز روز کی اس کی حرکتوں

سے تنگ آچکی تھی۔نہ تو اسے اس کی حرکتیں پسند تھیں اور نہ ہی احتشام صاحب کا اس کے

ساتھ حد سے زیادہ سخت ہونا۔

کیا کہہ رہی ہیں آپ،سوچ سمجھ کر تو بولیں۔۔"جہاں اس لڑکے کے چہرے پر اب تک"

اطمینان پھیلا ہوا تھا یکدم ہی چہرے کے تاثرات تنے تھے۔

نادلز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیوں؟ کیا غلط کہہ رہی ہوں، منہ سے کم ہاتھوں سے زیادہ بات کرتے ہو تم تو، برداشت ہے نہیں، کبھی بھی ممکن ہے کہ یہ بھی ہو جائے۔۔"

"بہت غلط طریقہ آزما رہی ہیں، مت کریں ایسے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے سمجھانے کا۔۔"

اسے دیکھتے وہ ٹھہر ٹھہر کر اپنے لفظ ادا کر رہا تھا۔ پہلے ہی لفظوں سے کم اور ہاتھوں سے زیادہ بات کرتا تھا وہ اور اس لڑکی کے سامنے تو ویسے ہی سب الفاظ گم ہو جاتے تھے۔

"اور تم جو اپنی زندگی کے ساتھ کر رہے ہو؟ یہ کب تک چلے گا؟ بتاؤ۔۔ جس طرح ابھی میری بات ناگوار گزر رہی ہے اور برداشت کر رہے ہو ویسے ہی اس وقت یہ برداشت کہاں چلی جاتی ہے؟" گھور کر بولتی پوری کی پوری اس کی طرف گھومی۔

"فرق ہے آپ میں اور کسی میں۔۔ ایسے موازنہ نہیں کر سکتیں آپ اپنا کسی کے ساتھ۔۔"

جواب برجستہ آیا۔

"یعنی تم نہیں سدھرو گے؟ تمہارے ہاتھ قابو میں نہیں آئے گے؟" تیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

ناولز کلب
Club for Quality Content

اس کے سوال پر دایان نے چہرہ جھکا لیا۔

"میری طرف دیکھو اور جواب دو۔۔"

"آئندہ میرے پاس نہیں آنا، میں ایسے لوگوں سے بات کرنا اپنی توہین سمجھتی ہوں جن کے لیے میری باتیں اہمیت نہیں رکھتی۔۔" کہتے وہ صوفے سے اٹھی۔

جانے کے لیے پلٹی تھی مگر دوپٹہ پر دباؤ محسوس کرتی پلٹی۔

"بیٹھیں!!" اس کے پلٹنے پر اسے دیکھتا وہ صرف اتنا ہی بول سکا تھا۔

"دوپٹہ چھوڑو!!" دوپٹے کا کونہ اس کے ہاتھ میں دیکھ وہ ہلکا سا کھینچتی ہوئی بولی۔

"بیٹھیں، ایسے اٹھ کر نہیں جا سکتیں آپ۔۔" سرمئی آنکھوں میں واضح شکایت تھی۔

"کیوں؟؟ میں کا نہیں سکتی، کچھ بول نہیں سکتی اور تم؟؟ تم سب کر سکتے ہو؟ جب تم میری نہیں سن سکتے تو میں کیوں سنوں؟؟" آرام سے اس کی سمت گھومتے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے اسے دیکھا۔

دوپٹے کا کونا اب تک اس کے ہاتھ میں تھا۔

آپ دوسروں کے لیے مجھ سے نہیں لڑ سکتیں۔"اسے شدید ناگواری ہوئی تھی کہ وہ کسی اور کے لیے اس سے بات کرنے سے منع کر رہی تھی۔

"میں کیوں کسی کے لیے کچھ کروں گی، میرا کیا تعلق ہے اس سے، اگر میں تمہیں سمجھا رہی ہوں تو کسی اور کے لیے نہیں بلکہ تمہارے لیے ہی سمجھا رہی ہوں، اپنے غصّے پر قابو کرنا سیکھو، اس سے سب سے زیادہ نقصان تمہارا ہی ہوگا اور تمہارا نقصان مجھ سے الگ تو نہیں ہے نا۔۔"اس کی شکایتی آنکھوں میں دیکھتی وہ واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھی۔ وہ اس کے ساتھ اس سے زیادہ سختی نہیں برت سکتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آئندہ نہیں اٹھاؤں گا ہاتھ۔۔اور آپ بھی آئندہ اس طرح بات نہیں کریں گی مجھ سے۔۔"

اس کو گھورتے ہوئے آخری بات پر دباؤ ڈالا۔

اگر کروں تو؟ ہاتھ اٹھاؤ گے؟؟؟"اب وہ اس سے صرف مزاق کر رہی تھی۔"

ہاتھ توڑ دیجیئے گا۔۔ایسا ہونے سے پہلے سید دایان حیدر شاہ مرنا پسند کرے گا۔۔"پل میں"

سرخ ہوتی آنکھیں اس پر گاڑھتے بولا۔

"کیا بکواس ہے دایان، مزاق کر رہی ہوں۔۔پاگل لڑکا!!"اس کے بازو پر ہلکا سا ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

"مزاق نہیں ہے آپ کی ذات، مجھ پر کریں، میری ذات پر کریں۔۔سارے مزاق سر آنکھوں پر۔۔مگر اپنی ذات پر نہیں۔۔"سرخی لیے ہوئی آنکھیں تھوڑی نرم پڑی۔

"اوکے جیسا آپ کہیں مائی لورڈ۔۔"اس کے انداز پر اسے ہنسی آئی تھی جسے چھپانے کی غرض سے وہ چہرہ پھیر گئی۔

"ہنس لیں، کہا نا اپنی ذات پر آپ کا مزاق تو کیا ہر ستم بھی برداشت ہے۔۔"عام سے لہجے میں کہتے نظریں اس پر سے ہٹا گیا۔

"اب اتنی سیریس باتیں کرنے کے لیے بھی نہیں کہا تھا میں نے دایان!!!"اس کو آنکھیں دکھاتی اٹھی۔

Clubb of Quality Content

کہاں کھو گیا ہے ؟؟ چل اندر۔۔ڈریسنگ کروالیتے ہیں۔۔" آبان نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے کہا۔ جو ماضی کے اوراق میں جاتا ماضی کی کچھ سکون بخش یادوں میں گم ہو گیا تھا۔

یہ غلط کہا جاتا ہے کہ تلخ یادیں تکلیف دیتی ہیں، تلخ یادیں تکلیف نہیں دیتی بلکہ زندگی کے سب سے حسین لمحے، جب ماضی بن جاتے ہیں تو وہ تلخ یادوں کے خانے میں آجاتے ہیں کیونکہ پھر جب وہ یادیں یاد آتی ہیں تو دل چیر کر رکھ دیتی ہیں، سانسیں برف ہو جاتی ہیں جسے روانی پر لانے کے لیے ہم ان لمحوں میں جانا چاہتے ہیں جس کی حرارت سے سانسیں بحال ہو سکیں مگر اب وہ ہمارے بس میں نہیں ہوتا اور یہ بات اذیت سے دوچار کرواتی، ان یادوں کو تلخ بنا دیتی ہے۔

وہ لوگ بہت اثر ورسوخ رکھتے ہیں، کسی میڈیا چینل کی ہمت تو دور، سب ایسے بن گئے ہیں"

کہ جیسے تھے ہی نہیں، کوئی نہیں جانتا کہ کس کی بات کی جارہی ہے، کوئی اس خبر کو نشر کرنا تو

دور اس کے بارے میں آپس میں بھی بات کرنا جرم سمجھ رہا ہے۔۔میں بھی اس سب میں

نہیں پھنسنا چاہتا۔۔آپ خود دیکھ لیں۔۔"اپنی بات کہتے فون کھڑاک سے بند کردیا۔

آہ!!ڈیم!!!کون ہیں یہ لوگ؟؟کتنے آئے اور کتنے گئے، اور یہ آج کے لڑکے۔۔کیسے کوئی"

ان کے خلاف کام کرنے پر تیار نہیں ہو رہا ہے۔۔ڈیم اٹ!!"پاگلوں کی طرح چلاتے

ہوئے وہ سامنے پڑے ڈاکیومنٹس کو دیکھ رہا تھا جس میں ان سب کی معلومات تھی۔وہ

معلومات جو وہ چاہتے تھے کہ دنیا جانے۔صرف وہ معلومات۔۔

فردین سہگل نے کسی کا نمبر ملایا۔

،سر!آپ کا بیٹا کسی تھانے، کسی جیل میں نہیں ہے۔۔کہیں کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہے"

یہاں کے ریکارڈز کے مطابق آپ کے ساتھ بیل پر بھیجا تھا پولس نے اور اس کے علاوہ انہیں

"کچھ نہیں پتہ۔۔

Clubb of Quality Content

وہ لفظ ابھی ختم بھی نہ ہوئے تھے کہ اُس شخص کا غصے سے چہرہ سرخ پڑ گیا۔

کیا بکواس ہے یہ؟؟ کہاں ہے میرا بیٹا پھر؟؟ کہاں لے کر گئے وہ میرے بیٹے کو؟؟"

"زمین کھا گئی یا آسمان؟

---وہی شخص

،جو چند گھنٹے پہلے ایک معصوم لڑکی کی زندگی برباد کرنے پر تلا ہوا تھا

جس کا چہرہ ابھی کچھ دیر پہلے تک تکبر اور رعونت میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

اچانک ایسے اچھلا جیسے کسی نے اس کے قدموں تلے زمین کھینچ لی ہو۔

ابھی جو اپنے بیٹے کے گھناؤنے ارادوں کے سامنے چپ کھڑا تماشہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

اب اسی بیٹے کے لاپتہ ہونے پر

اپنے ہوش کھو بیٹھنے کے قریب تھا۔

،جس نے کسی اور کی عزت کے ڈوبنے پر پلک تک نہ جھپکی

اب گھبراہٹ،بے بسی اور خوف کے گرداب میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔

چاروں چپ سادھے خاموش بیٹھے تھے،ایک ڈاکٹر دایان کی ڈریسنگ کر رہا تھا، جبکہ پاس ہی ایک نرس آبان کے ماتھے پر لگے زخم کو صاف کر رہی تھی۔۔غزوان اور غازی پاس رکھی کرسیوں پر بیٹھے دایان کو دیکھ رہے تھے۔

کیا کرتے ایسا کہ اپنے جان سے عزیز دوست کی تکلیف کچھ کم کر سکتے۔

سرمئی آنکھوں کی وہشت تھی کہ بڑھتی ہی جا رہی تھی،اسے لگ رہا تھا کہ جیسے دماغ کی شریانیں پھٹنے کے قریب ہیں،اس کے شہر میں۔۔اس کی سلطنت میں۔۔اس کی حکومت میں۔۔وہاں کہ جہاں سارے اختیارات اس کے زیرِاختیار تھے۔۔اس کے اقتدار میں۔۔اس کے خطے میں، کیسے اندر بستر پر لیٹی لڑکی کے ساتھ یہ سب ہو گیا؟؟ کیسے؟؟ کہاں چوک گیا وہ؟ کیسے وہ ایک لمحے کے لیے بھی لاپرواہی برت گیا۔۔

”ڈکٹر آپ لوگوں کو بلا رہی ہیں۔۔ آپ کی پیشنٹ۔۔“درمیانی عمر کی نرس دروازہ ناک کر کے اندر آتی بولی۔

چاروں نے بے ساختہ نرس کی سمت دیکھا۔

جاری ہے!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری
شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: